

# نذرِ خلافت

ہفت روزہ

لاہور

تنظيم اسلامی کا پیغام  
خلافت راشدہ کا نظام

مسلسل اشاعت کا  
31 وال سال

## تنظيم اسلامی کا ترجمان

27 جمادی الآخری 1444ھ / 27 دسمبر 2022ء تا 2 جنوری 2023ء

### اگر اب بھی نہ جا گے تو.....

”آج مسلمان ایک دلنشمندانہ اور حقیقت پسندانہ دینی قیادت کے محتاج ہیں۔ اگر آپ مسلمانوں کو سو فیصد ”تہجد گزار“ بنادیں، سب کو مقیٰ و پرہیز گار بنادیں، لیکن ان کا ماحول سے کوئی تعلق نہ ہو وہ یہ نہ جانتے ہوں کہ ملک ڈوب رہا ہے، اُس میں بداخلی، وبا اور طوفان کی طرح پھیل رہی ہے، سچے مسلمانوں سے نفرت عام کی جا رہی ہے، تو تاریخ کی شہادت ہے کہ پھر تہجد تو تہجد“ پانچ دنوں کی نمازوں“ کا پڑھنا بھی مشکل ہو جائے گا۔ اگر آپ نے دینداروں کے لیے اس ماحول میں سے کوئی جگہ نہ بنائی، اور ان کو ملک کا بے لوث مخلص اور شاکستہ شہری ثابت نہیں کیا، جو ملک کو بے راہ روی سے بچانے کے لیے ہاتھ پاؤں مرتاتا ہے اور ایک بلند کردار پیش کرتا ہے، تو یاد رکھیے کہ ”عبدات و نوافل“ اور دین کی علمائیں اور شعائر تو الگ رہئے وہ وقت بھی آ سکتا ہے کہ مسجدوں کا باقی رہنا بھی مشکل ہو جائے۔ اگر آپ نے مسلمانوں کو اجبی بنایا کہ اور ماحول سے کاٹ کر رکھا، زندگی کے حقوق سے ان کی آنکھیں بند رہیں اور ملک میں ہونے والے انقلابات“ نئے نئے قوانین“ اور عوام کے دل و دماغ پر حکومت کرنے والے رجحانات سے وہ بے خبر رہے تو پھر قیادت تو الگ رہی جو خیر ملت کا فرض منصبی ہے اپنے وجود کی حفاظت بھی مشکل ہو جائے گی۔

یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کا مذہبی صحیفہ قرآن اور ان کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم (جو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اپنے اندر بے پناہ طاقت رکھتی ہے) ان کو نہ صرف اس عام بکار، اس سے پہلی ہوئی آگ اور دولت کی اندھی پرستش کے اس بہتے ہوئے گندے پانی سے بچنے کی تلقین کرتی ہے بلکہ ان پر اس کو روکنے اور اس سے لوگوں کو بچانے کی ذمہ داری بھی عائد کرتی ہے۔ ان کو ان کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف طریقہ پر سمجھا دیا ہے کہ اگر کشتی کے کسی بھی سوار کو ایسی حرکت سے باز رکھنے کی کوشش نہ کی گئی، جس سے یہ کشتی خطرے میں پڑ جاتی ہے تو پھر کشتی کے ڈوبنے کی صورت میں کوئی سوار بھی نجح نہ سکے گا، کیونکہ یہ کشتی نیک و بد، صور وار اور بے قصور سوتے جاتے سب کے ساتھ ڈوب جائے گی اور پھر کوئی نیکی اور کوئی دانائی کام نہ آئے گی۔“

کاروانِ زندگی (جلد دوم)  
سید ابوالحسن علی ندوی

### اس شمارے میں

حیا اور پاک دہنی

خالق کا بندوں سے خوبصورت خطاب

پاکستان ایک اسلامی فلاجی ریاست یا مسلمانوں کا ملک؟

اشاریہ رمضان میں ہفت روزہ نداۓ خلافت، 2022ء

پاکستان کی بقا اور سلامتی کا راز:  
نظریہ پاکستان کی عملی تعبیر

کیا نظام اپاٹل میں اطاعت رسول ممکن ہے؟ (8)



## کیا تم ہمیشہ باغ و بہار کے مزے لوٹو گے؟

﴿آیات: ۱۴۷﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿سُورَةُ الشَّعْرَاءَ﴾

فِي جَنَّتٍ وَّعُيُونٍ ﴿۱۲۷﴾ وَزُرُوعٍ وَّنَحْلٍ طَلْعَهَا هَضِيمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَتَحْتُونَ مِنَ الْجِبَالِ  
بُيُوتًا فَرِهِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُونَ ﴿۱۵۰﴾ وَلَا تُطِيْعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۵۱﴾  
الَّذِيْنَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿۱۵۲﴾

آیت: ۱۲۷ ﴿فِي جَنَّتٍ وَّعُيُونٍ﴾ ”ان باغات اور چشمون میں۔“

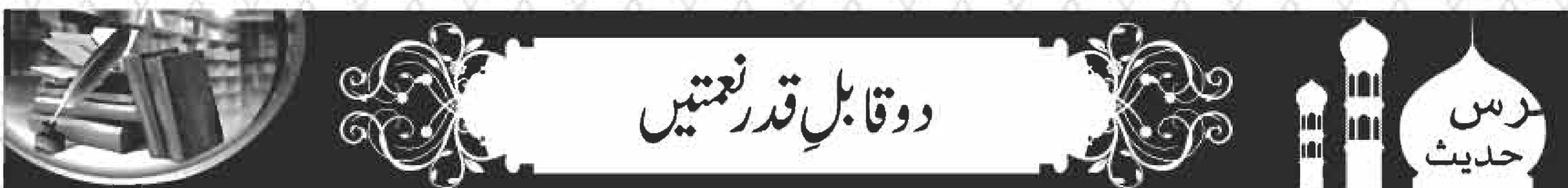
آیت: ۱۲۸ ﴿وَزُرُوعٍ وَّنَحْلٍ طَلْعَهَا هَضِيمٌ﴾ ”اور کھیتوں اور زرم و ملائم خوشوں والی کھجروں میں۔“

آیت: ۱۲۹ ﴿وَتَحْتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَرِهِيْنَ﴾ ”اور تم پہاڑوں کو تراش کر اپنے گھر بناتے ہو اتراتے ہوئے!“

آیت: ۱۵۰ ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُونَ﴾ ”پس تم اللہ کا تقوی اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔“

آیت: ۱۵۱ ﴿وَلَا تُطِيْعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ ”اور مت ما نوح دے بڑھنے والوں کا حکم۔“

آیت: ۱۵۲ ﴿الَّذِيْنَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ﴾ ”جو لوگ زمین میں فساد مچاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔“



### دو قابلِ قدر نعمتیں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نِعْمَتَانِ مَغْبُونَ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الْصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ)) (رواہ البخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”نعمتیں ایسی ہیں کہ ان کے بارے میں لوگ فریب اور دھوکا کھائے ہوئے ہیں (اور وہ دونوں نعمتیں) تند رسی اور فرا غست ہیں۔“

**نشریح:** مذکورہ نعمتوں میں سے ایک نعمت تو تند رسی ہے یعنی جسم و بدن کا امراض سے محفوظ رہنا اور دوسرا نعمت ہے، فراغت۔ یعنی اوقات کاغم، روزگار کے مشاغل اور مصروفیات اور تفکرات و تشویشات سے فارغ و خالی ہونا۔ چنانچہ دنیا میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو اپنی غفلت شعاری کی بنا پر ان دونوں نعمتوں کی قدر نہیں کرتے اور ان کے معاملے میں اپنے نفس سے فریب کھا کر ان کو مفت میں ہاتھ سے جانے دیتے ہیں، جیسا کہ کوئی شخص خرید و فروخت کے معاملے میں کسی کے فریب اور دھوکا کا شکار ہو کر اپنے مال و متعاق کو مفت میں گنوا دیتا ہے اور نقصان برداشت کرتا ہے۔ لہذا اس ارشاد گرامی میں ان لوگوں کے تین حصت و افسوس کا اظہار ہے جو ان نعمتوں سے کملاحتہ، فائدہ نہیں اٹھاتے۔ باس طور کہ نہ تو اپنی صحبت و تند رسی کے زمانہ میں دین و دنیا کی بھلائی و فائدہ کے کام کرتے ہیں اور نہ فرصة کے اوقات کو غیمت جان کر ان میں آخرت کے امور کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ہاں! جب ان کی صحبت خراب ہو جاتی ہے، دنیا بھر کے تفکرات لاحق ہو جاتے ہیں اور غم روزگار کی گردش ان کے اوقات کو مختلف قسم کی مشغولیتوں اور تشویشوں میں جکڑ لیتی ہے، اس وقت ان کو ان نعمتوں کی قدر ہوتی ہے اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے کیے بیش قیمت مواقع گنوا دیے اور اس قول ”النَّعْمَةُ إِذَا فَقَدْتَهُ عَرَفْتَهُ“ (کہ نعمت کی قدر اس وقت ہوتی ہے جب وہ جاتی رہتی ہے) کا مصدقہ بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دونوں نعمتوں کی قدر دانی کی توفیق عطا فرمائے لیں!

# پاکستان ایک اسلامی فلاجی ریاست یا مسلمانوں کا ملک؟

ریاست پاکستان بہت سے اعتبارات سے اس دنیا میں ایک منفرد ریاست ہے۔ یہ واحد ریاست ہے جو اسلام کے نام پر وجود میں آئی تھی۔ یہ واحد ریاست تھی جو دو حصوں میں منقسم تھی، جن کے درمیان اس کا اصلی اور ابدی دشمن ملک پھیلا ہوا تھا۔ یہ دنیا کا واحد ملک ہے جس کی سلامتی کے حوالے سے اس کے اپنے باسی شکوہ و شبہات کا اظہار کرتے رہتے ہیں اور بیرونی دنیا اس کے عالمی نقشے سے غائب ہونے کی تاریخیں دیتی رہتی ہے۔ یہ ایک ایسی ریاست ہے جس میں ایک سے زائد تعلیمی نظام راجح ہیں۔ بنیادی طور پر یہ زرعی ملک ہے، لیکن زراعت میں خود کفیل نہیں۔ صنعت اور میکنا لو جی کے حوالہ سے یہ پسمندہ ملک ہے، بہت سی بنیادی ضروریات دوسرے ممالک سے درآمد کرتا ہے، لیکن ایسی صلاحیت حاصل کر چکا ہے اور ایسی میکنا لو جی میں بھارت جیسے صنعتی لحاظ سے ترقی یافتہ ملک سے کہیں آگے ہے۔ پھر یہ کہ اہل پاکستان اپنی شناخت کے حوالہ سے متفق نہیں۔ ملک کی عظیم اکثریت خود کو امت مسلمہ کا حصہ سمجھتی ہے، اسلام کو پاکستان کی بنیاد اور اسلامی نظام کو نظریہ پاکستان کی عملی تعبیر خیال کرتی ہے، جبکہ ایک قلیل مگر انہٹائی مؤثرگروہ پاکستان کو مسلمانوں کا ایسا ملک قرار دیتا ہے جو صرف ہندو کے سیاسی اور معاشی استحصال سے بچنے کے لیے قائم کیا گیا۔ بانی پاکستان ان کے بقول سیکولر پاکستان چاہتے تھے۔ وہ قائد اعظم کی 11 اگست 1947ء کی آسمبلی میں کی گئی تقریر کے ایک جز کو اپنے استدلال کی بنیاد بناتے ہیں۔ یہ گروہ اگرچہ قلیل ہے، لیکن اسٹیبلشمنٹ میں اثر و رسوخ رکھنے اور ذرائع ابلاغ پر بلاشرکت غیرے قبضہ کی وجہ سے بہت بڑا اور مؤثر دکھائی دیتا ہے۔ ہم اس تحریر میں اسی نکتہ کو زیر بحث لائیں گے کہ کیا بانیان پاکستان تحریک پاکستان کے کارکنان اور عوام جو لوگوں کو چوں اور بازاروں میں ”لے کر رہیں گے پاکستان“ اور ”پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ“ کے نفرے لگاتے ہوئے اس تحریک کے ہر اول دستہ بننے ہوئے تھے۔ وہ ہندوستان کو کاٹ کر ایک اسلامی فلاجی جمہوری ریاست کی تشکیل چاہتے تھے یا ہندو کے استحصال سے پاک ممحض مسلمانوں کا ایک ملک بنانا چاہتے تھے۔

ہماری سوچی سمجھی رائے یہ ہے کہ ہمارے یہ بزرگ پاکستان کو ایک ایسی اسلامی فلاجی جمہوری ریاست بنانا چاہتے تھے جس میں اسلام کا نظام عدل اجتماعی راجح ہو گا۔ اگر مسئلہ محض مسلمانوں کو ہندوؤں کے معاشی استحصال سے بچانا ہوتا تو یہ مقصد خون کے دریا بہائے اور عزتیں لٹائے بغیر بھی حاصل کیا جا سکتا تھا۔ کون نہیں جانتا کہ کانگریس اور ہندوؤں کے باپو گاندھی تقسیم ہند کو بچانے کے لیے مسلم لیگ کی ہرشتر طسلیم کر لیتے، وہ سفید کاغذ پر دستخط کرنے پر تیار ہو جاتے۔ فرض کریں مسلم لیگ

# نذرِ خلافت

خلافت کی بناؤ دنیا میں ہو پھر استوار  
اگر ہیں سے ذہونڈ کر اسلام کا قلب و جگہ

تanzeeem اسلامی کل ترجیحان [نظم] خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

2 تا 8 جمادی الآخری 1444ھ جلد 1  
27 دسمبر 2022، 2 جنوری 2023، شمارہ 50

مدیر مسئول / حافظ عاکف سعید

مدیر / ایوب بیگ مرزا

ادارتی معاون / فرید الدمرود

نگران طباعت: شیخ حیم الدین  
پبلیشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری  
طبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تanzeeem اسلامی

”دارالاسلام“ ملتان روڈ چونگ لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800  
فون: 042 35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org  
مقام اشاعت: 36-کے مائل ٹاؤن، لاہور۔  
فون: 35869501-03، 35834000  
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون

اندرونی ملک ..... 800 روپے

بیرونی پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)  
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)

ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر

”مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال  
کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: mactaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء  
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

پاکستان سے باہر بھیج دیا گیا اور ان کے شعبہ کو آگ لگادی گئی جس سے سارا ریکارڈ جل کر خاکستر ہو گیا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ قائد اعظم کی تقاریر اور تخاریر میں کہیں سیکولر ازم کا لفظ نہ دکھائی دیتا ہے نہ سنائی دیتا ہے۔ پھر یہ بھی اصرار کرنا کہ قائد پاکستان کو سیکولر ملک بنانا چاہتے تھے ڈھنائی اور بے شرمی کے سوا کیا ہے۔ آج ہر مخلص پاکستانی کے ذہن میں یہ سوال کلبلا رہا ہے کہ پاکستان کو قائم ہوئے پچھتر سال گزر چکے ہیں، لیکن آخر سیکولر عنان صرکیوں آج بھی اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں؟

جہاں تک قائد کی 11 اگست 1947ء کی تقریر کے اس حصہ کا تعلق ہے جسے سیکولر عنان صرکیوں میں دبائے پھرتے ہیں، اگرچہ اس کی بہت سی تاویلات کی گئی ہیں، لیکن جدید تحقیق نے تو یہ بات ہی مشکوک قرار دے دی ہے کہ قائد کی تقریر میں یہ حصہ شامل تھا بھی یا نہیں۔ پاکستان نے آل انڈیا ریڈ یو سے جب یہ تقریر حاصل کرنے کی درخواست کی تو بھارتی حکومت نے جواب دیا کہ وہ اس کے ریکارڈ میں موجود نہیں۔ بعض محققین نے اسے برطانوی لائبریری میں ڈھونڈنے کی کوشش کی، وہاں بھی یہ موجود نہیں پائی گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ سابق چیف جسٹس منیر جوانہتائی سیکولر ذہن رکھنے والے تھے تقریر کا یہ حصہ خود انہوں نے شامل کیا اور یہی تحریف شدہ تقریر کا متن پنجاب اسمبلی میں موجود ہے۔ واللہ اعلم!

ہم اہل پاکستان کو انتباہ کرتے ہیں کہ وہ اچھی طرح جان لیں کہ پاکستان کا مقدر صرف اور صرف اسلام سے وابستہ ہے۔ اسلام اور پاکستان کو الگ الگ کرنے کی کوشش کی گئی تو اسلام کا کچھ نہیں بگڑے گا، اسے تاقیام قیامت قائم رہنا ہے، البتہ پاکستان کے بارے میں دشمنوں کی یہ پیشیں گوئی پوری ہو سکتی ہے کہ مستقبل کے عالمی نقشہ میں اس کے لیے کوئی جگہ نہ رہے۔ لہذا پاکستان اور اہل پاکستان کی واحد پناہ گاہ اسلام ہے۔ اللہ رب العزت پاکستان کو اس کے دشمنوں سے بچائے اور اسے اپنے معماروں کی خواہش کے مطابق صحیح معنوں میں اسلامی فلاہی ریاست بنائے۔

آج پاکستان میں مرکزی حکومت اور اپوزیشن اس مسئلہ پر باہم سر پھٹوں میں مصروف ہیں کہ انتخابات فوری طور پر ہوں یا آئینی مدت پوری ہونے پر ہوں۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ یہ کب ہوتے ہیں البتہ دونوں سے پُر زور مطالبہ ہے کہ پہلے وہ عوام کو بتائیں کہ کیا وہ فریش عوامی مینڈیٹ لے کر نظریہ پاکستان کو عملی تغیری دیتے ہوئے پاکستان کو ایک اسلامی فلاہی ریاست بنائیں گے یا سیکولر نظام کا حامل مسلمانوں کا ایک ملک!

یہ تسلیم بھی کر لیتی کہ متحده ہندوستان میں فیڈرل نہیں بلکہ کنفیڈرل نظام حکومت ہو گا، لیکن جدا گانہ انتخابات اور صوبائی خود مختاری کا مطالبہ کر دیتی، مرکز کے پاس صرف کرنیٰ دفاع اور امور خارجہ ہوتے تو کوئی ہمیں سمجھا دے کہ معاشی ہی نہیں سیاسی سطح پر بھی کانگریس مسلمانوں کا کیا بگاڑ سکتی تھی۔ آج پاکستان میں آئین میں اٹھا رہو ہیں ترمیم کے باوجود مرکز کے پاس بہت سے اختیارات ہیں۔ پھر بھی صوبے کنٹرول سے باہر ہو رہے ہیں۔ یہ بات الگ ہے کہ پاکستان میں مرکز اور صوبے دونوں سطحوں پر عوام کا معاشی اور سیاسی استھان خود مسلمان حکمرانوں کے ہاتھوں ہو رہا ہے۔ لہذا مسلمانوں کو ہندو کے معاشی استھان سے بچانے کا واحد حل مکمل طور پر ایک الگ ریاست کا قیام لازم نہ تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ قائد اعظم نے تقسیم ہند سے پہلے ایک سو سے زائد ایسی تقاریر کیں، جن میں اسلام کا حوالہ یا نئے ملک میں اسلامی نظام نافذ کرنے کا ذکر ہے۔ یہاں تک کہ جب قائد اعظم سے پوچھا گیا کہ پاکستان کا آئین کیسا ہو گا تو قائد کا جواب تھا کہ ہمارا آئین تیرہ سو سال پہلے قرآن پاک کی صورت میں موجود ہے۔ 25 جنوری 1948ء کو کراچی بار ایسوی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے قائد اعظم نے دو ٹوک انداز میں فرمایا تھا:

”اسلامی اصول آج بھی ہماری زندگی کے لیے اسی طرح قابل عمل ہیں جس طرح تیرہ سو سال پہلے قابل عمل تھے۔ میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ لوگوں کا ایک گروہ جان بوجھ کر فتنہ اندازی سے یہ بات کیوں پھیلانا چاہتا ہے کہ پاکستان کا آئین شریعت کی بنیاد پر مدد و نہیں کیا جائے گا۔“

سیٹ بینک آف پاکستان کا افتتاح کرتے ہوئے معمار پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے فرمایا تھا:

”اب آپ کو اسلام کا نظامِ معيشت تیار کرنا ہے، اس مغربی نظامِ معيشت نے انسان کو کوئی خیر اور بھلائی عطا نہیں کی۔“

قیام پاکستان کے بعد قائد اعظم کی 13 ماہ میں 14 تقاریر ایسی ہیں جن سے قائد کا یہ واضح رجحان سامنے آتا ہے کہ وہ پاکستان کو اسلامی نظریاتی جمہوری ریاست بنانا چاہتے تھے۔ قائد اعظم نے اپنے انہتائی مختصر دور میں صرف ایک شعبہ ”ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک ری کنسٹرکشن“ قائم کیا، علامہ اسد کو اس کا انچارج بنایا۔ اس شعبہ کو یہ کام تفویض کیا گیا کہ وہ قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالے گا۔ قائد اعظم کی وفات کے بعد علامہ اسد کو

# خالق کا بندوں سے خوبصورت خطاب

(حدیث قدسی کی روشنی میں)



**مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ علیہ السلام کے 16 دسمبر 2022ء کے خطاب جمعہ کی تلحیص**

مرضی، میری زندگی میرا انتخاب، ان کو بھی اپنی اوقات یاد رکھنی چاہیے۔ تم بندے ہو بندے بن کر ہو۔ حدیث کے اس پہلے حصے میں اللہ نے ظلم کو اپنے لیے بھی اور بندوں کے لیے ناپسند فرمایا۔ ظلم کی تعریف ہے: ”کسی شے کو اس کی جگہ سے ہٹا دینا۔“ حق تلفی کرنا، حق غصب کر جانا، ناجائز کسی کا مال کھانا، جبراً استھان اور زیادتی کرنا، یہ سب چیزیں ظلم میں شمار ہوتی ہیں، اسی طرح قرآن میں شرک کو ظلم عظیم قرار دیا گیا ہے:

﴿إِنَّ الشَّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ (لقمان) ۱۳

”اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک مت کرنا۔ یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔“

اللہ کو اس کی شان بلند سے اُتار کر معاذ اللہ خالق کو مخلوق کے برابر کر دینا یا مخلوق میں سے کسی کو اٹھا کر خالق کے برابر کر دینا، یہ سب سے بڑا ظلم ہے جس کو شرک کہا جاتا ہے۔ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مخاطب ہو کر فرمرا ہے کہ میں کسی کا حق نہیں کروں گا، کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کروں گا، کسی کے ساتھ بے انصافی نہیں کروں گا۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام ٹھہرایا ہے اور تمہارے لیے بھی ظلم کو حرام ٹھہرایا ہے، باہم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرنا۔ کسی کی جان، زندگی، آبرو سے کھلینا، کسی کا مال ہڑپ کرنا، آبرو ریزی یہ بھی ہے کہ جھوٹا لازم لگایا جائے یا کسی کا جھوٹا اسکینڈل بنایا جائے یا کسی کی غیبت کی جائے یا کسی کو گالی دی جائے، ناقص کسی کو قتل کرنا، جائیداد ہڑپ کرنا، قوم کو بیچ کر کھانا یہ سب ظلم کی شکلیں ہیں، ان کو اللہ نے حرام قرار دیا۔ جنتہ الوداع کو ذہن میں رکھیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری جان، تمہارا مال،

سارے مل کر فاسق و فاجر ہو جاؤ اور مشرک ہو جاؤ، کافر ہو جاؤ تو اللہ کی شان میں کوئی کمی واقعی نہیں ہوگی اور تم سارے کے سارے مل کر سب سے زیادہ مقنی شخص کی طرح ہو جاؤ تو اللہ کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اسی طرح اللہ کے خزانے میں بہا ہیں اور تمہاری حاجات کم ہیں۔ اس پر اللہ ہمیں مانگنے کی طرف متوجہ فرم رہا ہے اور آخر میں ذکر آئے گا کہ کل نتائج تو آنے ہیں۔ یہ دنیا عارضی ہے، فانی ہے۔ جو کچھ کر رہے ہو، جو کہہ رہے ہو، جو تمہارے باطن میں ہے، جو ظاہر میں ہے وہ سب اللہ کے ریکارڈ پر ہے اور اس کا نتیجہ سامنے آنے والا ہے۔ نتیجہ اچھا ملے تو اللہ کا شکر ادا کرنا اور اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھنا۔ نتیجہ بر انتظار آئے تو اپنے

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا خوبصورت کلام ہے جو اپنے بندوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لیے نازل ہوا لیکن اس کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے خطاب فرمایا ہے جسے حدیث قدسی میں براہ راست نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کیا ہے۔ اسی طرح کی ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے بڑا خوبصورت کلام فرمایا ہے۔ اس حدیث میں خاص بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ براہ راست بندوں سے کلام کر رہا ہے اور وہ مرتبہ اللہ تعالیٰ فرم رہا ہے: یا عبادی! یا عبادی! اے میرے بندو! اے میرے بندو! یہ انداز بڑا خاص ہے۔ پھر خصوصیت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی شان کریمی کا بیان بھی آرہا ہے۔ معاملات کا درست رہنا ہمارے دین کا بڑا اہم تقاضا ہے۔ ہمارا دین حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بھی تعلیم دیتا ہے۔ ان حقوق کی حساسیت دین نے بیان فرمائی ہے۔ اس حدیث میں اس حوالے سے بھی اللہ تعالیٰ ہدایت دے رہا ہے، پھر ہماری محتاجی، بے بسی کے متعلق بھی بیان ہے، ہماری مادی حاجات بھی ہیں اور روحانی حاجات بھی ہیں ان کا بھی اللہ ذکر فرم رہا ہے۔ پھر اللہ کی اس شان کریمی کا ذکر ہے کہ وہ معاف فرمانے والا ہے اور اس نے توبہ کا دروازہ کھلایا ہے، تم اللہ سے بخشش کا سوال کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرنے پر قادر ہے۔ پھر اللہ اپنی شان بے نیازی کا ذکر فرم رہا ہے کہ اللہ اگر تم سے عبادت کا تقاضا کر رہا ہے تو تمہارے بھلے کے لیے کر رہا ہے۔ اللہ کو تمہاری عبادات، تمہاری اعمال کی حاجت نہیں ہے۔ تم محتاج ہو اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ تم سارے کے

**مرتبہ ابوابراہیم**

آپ کو ہی ملامت کرنا۔ یہ نکتے ہیں جوان شاء اللہ اس حدیث کے مطالعہ کے ذیل میں آئیں گے۔ اب ہم اس کا مطالعہ شروع کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے جس میں سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر حرام کر رکھا ہے کہ کسی پر ظلم کروں اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے، لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔“

اللہ تعالیٰ براہ راست اپنے بندوں سے فرم رہا ہے یا عبادی! اے میرے بندو! اس خطاب کو محسوس کرنا چاہیے۔ محسوس کریں گے تو اپنی اوقات بھی یاد رہے گی کہ ہم بندے ہیں۔ یہ جو نظرے لگتے ہیں کہ ”میرا جسم میری

﴿وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صَرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴾<sup>۵۵</sup>

(الشوری) ”اور آپ یقیناً سید ہے راستے کی طرف ہدایت دیتے ہیں۔“

اسی طرح قرآن کو بھی اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ((هو الصراط المستقيم)) ”یہ سید ہمارا ستہ ہے۔“

اللہ نے قرآن ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ذریعے دیا۔

قرآن حکیم کا عملی نمونہ حضور ﷺ کے ذریعے ملا اور اللہ کے رسول ﷺ اپنی ہر نماز میں کیا تلاوت کرتے تھے:

﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿۱﴾ ”اے رب ہمارے! ہمیں ہدایت بخش سید ہی راہ کی۔“

بقول ہمارے استاد اکٹر عبدالسمیع صاحب کے کہ رسول اللہ ﷺ جس دن دنیا سے تشریف لے گئے اس دن کی آخری نماز کی آخری رکعت میں بھی حضور ﷺ نے:

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ”بلال! تیرے قدموں کی آواز میں نے جنت میں سنبھالا۔“ اللہ کہتا ہے:

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَنُكُمْ ط﴾<sup>۱۳</sup>

(الحجرات: ۱۳) ”یقیناً تم میں سب سے زیادہ باعزت اللہ کے ہاں وہ ہے جو تم میں سب سے بڑھ کر متقدی ہے۔“

جس کے پاس اللہ کی دی ہوئی ہدایت ہوگی وہی متقدی ہوگا۔ اللہ فرماتا ہے تم سارے کے سارے گمراہ ہو اور میں ہدایت دیتا ہوں اور تم مجھ سے ہدایت مانگو۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں ہر نماز کی ہر رکعت میں ہدایت مانگنا سکھایا:

﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿۱﴾ (الفاتحہ: ۵)

”اے رب ہمارے! ہمیں ہدایت بخش سید ہی راہ کی۔“

اور اللہ کے رسول ﷺ کے بارے میں قرآن فرماتا ہے:

تمہاری آبروایے ہی ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے عرفہ کادن، ذوالحجہ کا مہینہ اور یہ سر زمین مقدس حرام ہے۔

یاد رکھیے کہ انماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، عمرہ، قربانی، صدقات و خیرات، یہ سب عبادات بھی مطلوب ہیں مگر ان سب کے ساتھ ساتھ اپنے معاملات اور اخلاق کو اللہ کے حکم کے تابع رکھنا بھی مطلوب ہے۔ اس لحاظ سے بھی اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ ان سب عبادات نے میرے اخلاق، معاملات اور میری زندگی پر کیا اثر ڈالا۔ یہ پتا چلے گا جب ہم مسجد سے باہر آتے ہیں، جب اعتکاف سے باہر آتے ہیں، جب حج سے واپس آتے ہیں، جب خیر کے ماحول سے نکل کر معاملات، ڈیلینگ، کاروبار، جاپ میں جاتے ہیں۔ وہاں ہمارا رویہ اور سلوک کیا ہوتا ہے؟ سونے کا وقت نکال دیں، پنج وقت نماز کا وقت نکال دیں تو ہمارے کم و بیش پندرہ گھنٹے لوگوں کے درمیان میں گزرتے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ ہم سب کا امتحان نماز، روزے، حج، داڑھی رکھنے اور ٹوپی سر پر رکھنے میں کم ہے اور بندوں کے ساتھ معاملات کرنے میں زیادہ ہے کہ کہاں کہاں ظلم کر رہے ہیں۔ ہم سب اپنے بارے میں جان سکتے ہیں لیکن ہم سے بھی زیادہ ہمارا رب ہمارے بارے میں جانتا ہے۔ ماں باپ کوستانا، بیوی کے ساتھ زیادتی، پڑوی کا حق مارنا، رشتہ دار کو تنگ کرنا یہ سارے ظلم ہیں۔ اسی طرح اپنے ملاز میں سے بارہ گھنٹے کام لے کر آٹھ گھنٹے کی تنخواہ بھی وقت پر نہیں دے رہے تو یہ بھی ظلم ہے اور ملازم بھی (چاہے مزدور ہو یا بڑے گرید کافسر ہو) اگر تنخواہ پوری لے رہا ہے اور وقت پر کام نہیں کر رہا تو یہ بھی ظلم ہے۔ اللہ ہم سب کو معاملات سیدھا کرنے کی توفیق دے۔

### دوسری بات

”میرے بندوں تم سب گمراہ ہو سوائے اُس کے جسے میں ہدایت دوں لپس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو تو میں تمہیں ضرور ہدایت دوں گا۔“

اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہدایت ہے۔ اگر ہدایت نہ ہو باقی سب کچھ ہوتے ہے سود ہے۔ قارون کے پاس دولت تھی، فرعون کے پاس اقتدار تھا، ابو لهب کے پاس سرداری تھی لیکن ان سب کے پاس ہدایت نہیں تھی تو ان کا انجمام کیا ہوا؟ دوسری طرف حضرت بلال رضی اللہ عنہ قبول اسلام سے قبل ایک غلام تھے، چہرہ سیاہ تھا، نہ مال تھا اور نچا خاندان تھا لیکن جب ان کو اللہ کی طرف سے ہدایت مل گئی تو انہیں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا خطاب تمام صحابہ نے دیا۔

پریس ریلیز 23 دسمبر 2022ء

## قامدا عظیم نے قرآن پاک کو پاکستان کا آئین قرار دیا تھا

### شجاع الدین شیخ

قامدا عظیم نے قرآن پاک کو پاکستان کا آئین قرار دیا تھا۔ یہ بات امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ نے قائد اعظم کے یومِ ولادت کی مناسبت سے اپنے خصوصی پیغام میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ بانی پاکستان کو خراج تحسین پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کے اقوال پر سنجیدگی اور خلوص سے عمل کیا جائے۔ وہ پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کے اتنی شدت سے قائل تھے کہ انہوں نے ان لوگوں کو شرپسند قرار دیا تھا جو ایسی افواہیں پھیلائیں ہے تھے کہ پاکستان میں شریعت محمدی ﷺ کا نفاذ نہیں ہوگا۔ انہوں نے بستر مرگ پر یہ ایمان افروز جملہ کہا تھا کہ ”میرا ایمان ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا روحاں فیض ہے کہ پاکستان وجود میں آ گیا، اب یہ پاکستانیوں کا فرض ہے کہ وہ اسے خلافتِ راشدہ کا نمونہ بنائیں، تاکہ خدا اپنا وعدہ پورا کرے اور مسلمانوں کو زمین کی بادشاہت دے۔“ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان اور اسلام لازم و ملزم ہیں۔ اس بات میں قطعی طور پر شک کی گنجائش نہیں کہ اسلام پاکستان کی محض بنیاد ہی نہیں بلکہ اُس کے وجود کا جواز بھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر وطنِ عزیز میں اسلامی نظام کا نفاذ نہیں ہوتا تو پاکستان اپنے وجود کا جواز کھودے گا جس سے پاکستان کا استحکام ہی نہیں اُس کی بقا اور سلامتی بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

بعد بھی استغفار ہو رہا ہے اور نیکی بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی، جب اللہ کے سب سے مقبول اور محبوب انسان کا یہ عالم ہے تو ہم جیسے گنگاروں کو کتنی مرتبہ استغفار کی ضرورت ہو گی؟ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

### چھٹی بات

”میرے بندو! تم میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے کوئی نقصان پہنچا اور نہ تم میرے نفع کو پہنچ سکتے ہو کہ مجھے کوئی نفع پہنچا۔“

اللہ تو بے نیاز ہے تم فقیر ہو۔ وہ الصمد ہے، سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں۔ تم سارے کے سارے عبادت گزار ہو جاؤ اللہ کا کوئی فائدہ نہیں۔ تم سارے کے سارے فاسق و فاجر ہو جاؤ اللہ کا کوئی نقصان نہیں۔ نفع و نقصان کا اختیار اللہ کے پاس ہے نہ کہ تمہارے پاس۔ اسباب کے تحت معاملات چلتے ہیں، یہ اسباب تمہارے لیے اللہ نے بنائے ہیں، اللہ اسباب کا پابند نہیں ہے۔ اگلے الفاظ اسی کے تسلسل میں آرہے ہیں:

”میرے بندو! تم میں سے اگلے پچھلے انسان اور جن، اگر سب کے سب اپنے میں سے متقدی ترین دل والے شخص کی مانند بن جائیں تو اس سے میری حکومت میں بالکل اضافہ نہ ہو گا۔ میرے بندو! اگر تم میں سے اگلے پچھلے انسان اور جن سب کے سب اپنے میں سے فاجر ترین دل والے شخص کی مانند بن جائیں تو اس سے میری حکومت میں بالکل کمی نہیں آئے گی۔“

اللہ کو تمہاری عبادات کی حاجات نہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بالفرض ایک شخص اپنی پیدائش سے لے کر اپنی موت کے وقت تک سجدے کی حالت میں رہے یہ بھی کل قیامت کے دن کھڑا ہو گا اور اللہ کے جلال کو دیکھے گا تو ساری زندگی کے عمل کی حیثیت اس کی نگاہوں میں خاک بھی نہیں ہو گی۔ تم سارے کے سارے فاسق و فاجر ہو جاؤ اللہ کا کوئی نقصان نہیں، تم سارے کے سارے متقدی، پرہیزگار ہو جاؤ اللہ کا کوئی فائدہ نہیں۔ جو محنت کرتا ہے اپنے بھلے کے لیے، جو شکردا کر رہا ہے اپنے بھلے کے لیے، جو عمل نیک کر رہا ہے اپنے بھلے کے لیے، اللہ کو تمہارے سجدوں، مختتوں اور عبادات کی کوئی حاجت نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں کسی زعم اور تکبر سے بچائے۔ آگے فرمایا: ”میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے انسان اور جن تمام کے تمام کھلے میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو اُس کے مانگنے کے مطابق

چوتھی بات  
”میرے بندو! تم میں سے ہر ایک نگاہے سوائے اُس کے جسے میں لباس پہناوں، پس تم مجھ سے لباس طلب کرو تو میں تمہیں لباس دوں گا۔“

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لباس کی دعا سکھائی ہے:  
((الْحَمْدُ لِلّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا وَرَزَقَنِي هُوَ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِي وَلَا قُوَّةٍ)) ”تمام شکر، تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے یہ لباس مجھے پہنا یا میری طاقت اور میری قوت کے بغیر۔“

یہ تفصیل اپنی جگہ پر ہے کہ ایک لقمہ جو میں منہ میں لیتا ہوں یا ایک کپڑا جو میں پہنتا ہوں اس کے پیچھے کس قدر اللہ کی قدرت کے نظارے ہیں اور کس قدر میں اللہ کی قدرتوں اور نعمتوں کا محتاج ہوں۔

پانچویں بات  
”میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہ معاف کرنے والا ہوں، پس تم مجھ سے مغفرت طلب کرو تو میں تمہیں بخش دوں گا۔“

اللہ خالق ہے اس کو پتا ہے کہ بندے خطا کریں گے۔ خطا ہو جانا اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے لیکن خطا پر اڑ جانا مسئلہ ہے۔ شیطان اڑا تھا تو راندہ درگاہ ہوا۔ جبکہ آدم سے لغزش ہو گئی تھی، وہ جھک گئے تو اللہ نے انہیں خلافت دے کر زمین پر بیکج دیا۔ اللہ کے سامنے جھکنے میں عظمت ہے اور اڑنے میں بربادی ہے۔ بہر حال خطا ہو جائے تو معافی مانگو تو اللہ بخش دے گا۔ قرآن جا بجا تاتا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ ۱۰ ”یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

تیسرا بات  
امام الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کا مقام و شرف ”بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر“ کے مصدقہ ہے وہ دن میں سو سو مرتبہ استغفار کرتے تھے حالانکہ وہ تو خطاؤں سے پاک تھے۔ ہر فرض نماز کے بعد پڑھتے تھے:

اللہ اکبر، استغفار اللہ، استغفار اللہ، استغفار اللہ،  
مالک تیرے حکم پر جھک تو گئے اس جھکنے میں اگر کوئی کمی رہ گئی تو اس پر بھی استغفار۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت تھی تو ہمیں کس قدر استغفار کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ یہ ہمارا خیال ہے کہ استغفار کا اہتمام صرف گناہوں پر ہونا چاہیے جبکہ وہاں نیکی کے اور رب کی عظمت کا ذکر آ جاتا ہے۔

نے سورۃ الفاتحہ تلاوت کی تھی۔ جن کے ذریعے قرآن ملا، جن کے ذریعے ایمان کی دولت ملی وہ نمازوں میں یہ جاری کر گئے تو ہم کتنے محتاج ہیں ہدایت کی دعا کرنے کے لیے۔ اللہ کے فضل سے جنت والے جب جنت پہنچیں گے تو ان کی زبان پر شکر کا ترانہ یہ ہوگا:

﴿وَقَالُوا الحَمْدُ لِلّهِ الَّذِي هَدَنَا لِهَذَا قَفَ وَمَا كُنَّا نِهَتِدِي لَوْلَا أَنْ هَدَنَا اللَّهُ ح﴾ (الاعراف: 43)

”اور وہ کہیں گے کل شکر اور کل تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں یہاں تک پہنچا دیا، اور ہم یہاں تک نہیں پہنچ سکتے تھے اگر اللہ ہی نے ہمیں نہ پہنچا دیا ہوتا۔“ یعنی حقیقی کامیابی جس کو بھی نصیب ہو گی تو اس ہدایت کی وجہ سے نصیب ہو گی اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا یہ نعمت عطا کرے گا۔ یہ دوسری ہدایت ہے جس میں اللہ نے ہماری سب سے بڑی حاجت کا ذکر فرمادیا۔ اس کو پچھلی بات سے جوڑیں تو جو ظلم کرنے والا ہے اس کو ہدایت نہیں ملتی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّلِيمِينَ ﴾ (آل عمران) (۶۱)

(آل عمران) ”اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔“ لہذا لازمی شرط یہ ہے کہ ظلم چھوڑو گے تو ہدایت ملے گی اور ہدایت کے لیے تم اللہ کے محتاج ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت مانگنے والا بنائے۔ لیکن ہم اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ ہمیں ہدایت کی کتنی ترقی ہے؟ ہم دنیا کے حصول کے لیے کتنا وقت صرف کر رہے ہیں اور ہدایت جو سب سے بڑی نعمت ہے اس کے لیے ہم 24 گھنٹے میں کتنی مرتبہ اللہ سے دعا کرتے ہیں، کتنی مرتبہ ہم جنت کا سوال کرتے ہیں جو فری میں ملنے والی نہیں ہے۔

”میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اُس کے جسے میں کھانا دوں، پس تم مجھ سے کھانا مانگو تو میں تمہیں ضرور کھانا دوں گا۔“

اب ہماری مادی حاجات کا ذکر ہو رہا ہے۔ ہم کس قدر ایک ایک لقمہ کے محتاج ہیں ہم سب کو پتا ہے لیکن بھول جاتے ہیں۔ اس لیے دعاوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ایک ایک دعا میں پورا عقیدہ آ جاتا ہے، پوری فکر آ جاتی ہے۔ ایک ایک دعا میں ہماری اوقات یاد آ جاتی ہے اور رب کی عظمت کا ذکر آ جاتا ہے۔

# حیا اور پاک دامنی

مولانا ناندیم الرشید

اس سے معلوم ہوا حیا اور پاک دامنی اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے بلکہ اسلامی معاشرے کی عمارت جن ستونوں پر کھڑی ہوتی ہے ان میں سے ایک ستون کا نام حیا اور پاک دامنی ہے۔ جو شخص حیا اور پاک دامنی سے محروم ہو جاتا ہے وہ پھر کسی ضابطہ اخلاق کا پابند نہیں رہتا۔ اس کی زندگی شتر بے مہار کی مانند ہوتی ہے، ایسے انسان سے خیر کی توقع رکھنا بھی فضول ہے۔ اسی لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب شرم (حیا) نہ رہے تو پھر جو مردی کرتے پھرو۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فرمان کی حقیقت اس وقت اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے جب ہم عصر حاضر میں ان معاشروں کا جائزہ لیتے ہیں جہاں حیا، عفت اور پاک دامنی جیسی روایات سے انحراف کر کے ”آزادی“ کو سب سے بڑی قدر سمجھا جاتا ہے۔ آج ان معاشروں میں اگر صرف خواتین کی حالت زار کا جائزہ ہی لیا جائے تو انسانیت خون کے آنسو روئی نظر آتی ہے۔ اقوام متعدد کے ایک ذیلی ادارے کی رپورٹ کے مطابق ہر سال 8 لاکھ انسانوں کی اسمگنگ ہوتی ہے جن میں 80 فیصد خواتین پر مشتمل ہوتی ہے۔ ان میں سے 79 فیصد خواتین کو جنسی استھان کی غرض سے اسمگل کیا جاتا ہے۔ فرانس میں سالانہ 86000 خواتین کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے لیکن صرف 13 فیصد خواتین پولیس میں رپورٹ درج کرواتی ہیں۔ برطانیہ میں بھی خواتین پر جنسی تشدد کے واقعات میں حیرت انگیز حد تک اضافہ ہوا ہے وہاں 18 تا 24 برس کی لڑکیوں پر تشدد کے واقعات زیادہ عام ہیں۔ پاکستان میں بھی جب سے روشن خیالی اور نامنہاد آزادی کے سفر کا آغاز ہوا ہے خواتین کے ساتھ زیادتی کے واقعات یہاں بھی بڑھتے جا رہے ہیں۔ پارلیمان میں وزارت قانون اور انسانی حقوق کی جانب سے ایک رپورٹ کے مطابق 2009ء سے 2014ء یعنی محض پانچ برس کے عرصے میں خواتین سے زیادتی کے 583,14 واقعات پیش آئے ہیں۔ حضرات گرامی! خواتین کے ساتھ زیادتی اور تشدد ایک عالمی مسئلہ ہے۔ اس عالمی مسئلے کو حل کرنے کی واحد صورت یہی ہے کہ پوری دنیا میں نامنہاد آزادی کی جگہ حیا، پاک دامنی اور خدا کی بندگی کو ایک قدر کے طور پر قبول کرتے ہوئے عمل کیا جائے۔

”اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور عورتیں کے لیے اللہ نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔“ (الاحزاب: 5)

اس آیت مبارکہ میں خداۓ ذوالجلال نے پاک دامنی کے ساتھ یادا ہی میں زندگی گزارنے والے لوگوں کے لیے مغفرت اور بڑے ثواب کا اعلان فرمایا ہے۔ ثواب سے مراد دنیا کی برکتیں اور آخرت کی نعمتیں ہیں جبکہ مغفرت سے مراد یہ ہے کہ پاک دامن شخص سے ہونے والی دوسری غلطیوں اور کوتا ہیوں کو رب کریم جلد معاف فرمادیں گے، اجر کے ساتھ عظیم کا لفظ نشاندہی کر رہا ہے کہ پاک دامنی پر ملنے والا انعام معمولی نہیں ہوتا ہے۔ سورۃ المؤمنون کی پہلی آیت میں حیا اور پاک دامنی اختیار کرنے والوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ فلاح پانے والے ہیں۔ فلاح عربی زبان میں ایسی کامیابی کو کہتے ہیں جس کے بعد ناکامی نہ ہو۔ ترمذی شریف کی روایت ہے۔ حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں جانے کا سبب ہے۔ بے حیائی جفا ہے اور جفا جہنم میں جانے کا سبب ہے۔

حیا کی وجہ سے انسان کے قول فعل میں حسن و جمال پیدا ہو جاتا ہے، لہذا با حیا آدمی مخلوق کی نظر میں بھی پرکشش بن جاتا ہے اور پروردگار عالم کے ہاں بھی مقبول ہو جاتا ہے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی نیک دختر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلا نے کے لیے آئی تو اس کی چال ڈھال میں بڑی شاستگی اور حیا تھی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کو اس کی یہ حیا والی چال اس قدر پسند آئی کہ قرآن کریم میں اس کا تذکرہ فرمادیا۔ سورۃ قصص کی آیت نمبر 25 میں ہے ”اور ان میں سے ایک لڑکی ان کے پاس حیا کے ساتھ چلتی ہوئی آئی۔“ جب با حیا انسان کی چال اللہ کو اس قدر پسند ہے کہ قرآن میں ذکر فرمایا تو پھر با حیا انسان کا کردار باری تعالیٰ کو کس قدر محبوب ہوگا۔ روم کے بادشاہ ہرقل نے جب حضرت ابوسفیان سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کن چیزوں کی تعلیم دیتے ہیں تو اگرچہ ابوسفیان ہی نہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے لیکن انہوں نے تعلیمات نبوی کا خاکہ کچھ ان الفاظ میں پیش کیا ”وہ ہمیں نماز، صدقہ، حیا، پاک دامنی اور صد رحمی کا حکم دیتے ہیں۔“

دیتا جاؤں تو اس سے میرے خزانوں میں بس اتنی سی کی آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے سمندر میں کمی آتی ہے۔“

آج ہم 22 کروڑ کی آبادی پر پریشان ہیں۔ حکومتیں کہتی ہیں بجٹ خسارے میں چل رہے ہیں جبکہ اللہ کہتا ہے سارے جن و انس ایک چیل میدان میں کھڑے ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں اور ان کے مانگنے کے مطابق دیتا رہوں تو پھر بھی میرے خزانے میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

## آخری بات

”میرے بندو! یہ تو تمہارے ہی اعمال ہیں جن کو میں تمہارے لیے محفوظ کر رہا ہوں، پھر میں تمہیں ان ہی کی پوری پوری جزا دوں گا، پس جو شخص اچھا نتیجہ پائے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور جسے اچھا نتیجہ نہ ملے تو وہ صرف اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔“

سورۃ المجادله میں اللہ فرماتا ہے:

»أَخْضُسْ إِلَهُ وَنَسُوْهُ ط« (آیت: 6) ”اللہ نے ان (اعمال) کو محفوظ کر رکھا ہے جبکہ وہ انہیں بھول چکے ہیں۔“ ہم گناہ، ظلم، نا انصافی، حق تلفی کر کے بھول جاتے ہیں لیکن اللہ نہیں بھولتا۔ جو کچھ ہم دنیا میں کر رہے ہیں اسی کے مطابق آخرت میں حساب ہوگا اور اسی کے مطابق ہماری دامنی زندگی کا فیصلہ ہوگا۔ لیکن ساتھ ساتھ اللہ کی رحمت اور فضل کے بھی ہم محتاج ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص تم میں سے اپنے عمل کی بنیاد پر جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ پوچھا گیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی؟ فرمایا: ہاں! میں بھی نہیں، جب تک کہ اللہ کی رحمت میرے شامل حال نہ ہو۔“

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمائے ہیں تو باقیوں کی حیثیت کیا ہے؟ جنت میں جانے والا حضور اللہ کے فضل سے جائے گا۔ ہاں! البتہ، اللہ کی شان کریمی ہے۔ وہ کہہ سکتا ہے: »بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (انحل: 32)

”جاوہ جنت تمہارے اعمال کے سبب۔“

وہ جو چاہے سو کہے لیکن بندے کی بندگی کا تقاضا ہے کہ مالک کے فضل و کرم کا طالب رہے، ہر وقت اس کی رضا اور رحمت کی دعائیں ملتا رہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ کے سامنے جھکنے اور اس سے مانگنے والا بنائے، جہنم سے محفوظ فرمائے اور جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

تو جھوٹ بولتے ہیں کہ ہم کچھ نہیں کر رہے اور اگر ہم اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کے لیے کچھ نہیں کر رہے تو یہ بے غیرتی کی انتہا ہے۔ لیکن اگر ہم خلافت کا راستہ اختیار کریں گے تو پھر طاقت اللہ دے گا اور عالم کفر کو ہمارے خلاف کچھ کرنے کی جرأت نہیں ہو گی۔ یہ اللہ کے پختہ وعدے ہیں اور اس کے باوجود لوگ اگر کمرہمت نہ کسیں، محنت نہ کریں، جدوجہد نہ کریں تو اس سے بڑا کفر اور کیا ہو گا!

### ”تحریک خلافت پاکستان“

آخر میں یہ عرض ہے کہ یہ لمحہ فکر یہ ہے۔ ہر شخص سوچے، غور کرے کہ میں کیا کروں اور کیسے کروں! ہم نے مسلمانوں کو ان کی دینی ذمہ داریوں سے آگاہ کرنے کے لیے ایک اسلامی انقلابی جماعت ”تنظيم اسلامی“ کے نام سے قائم کی ہے، جو اولاد پاکستان اور بالآخر ساری دنیا میں دینِ حق یعنی نظامِ خلافت کو قائم کرنے کے لیے کوشش کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے خاص طور پر ”تحریک خلافت پاکستان“ کے نام سے تحریک چلائی گئی ہے۔ اس میں شامل ہونا ہر شخص کے لیے فرض نہیں ہے۔ البتہ جو شخص ہم پر اعتماد کرے، ہمارے طریقہ کار سے اتفاق کرے تو وہ ہمارے ساتھ شامل ہو کر ہمارا دست و بازو بنے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینا شخصاً لازم تھا، لیکن ختم نبوت کے بعد اب کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کے مانندے یا نہ مانندے پر ایمان اور کفر کا دار و مدار ہو۔ آپ کو جس سے اتفاق ہواں کے ساتھ لگ جائیے جو طریقہ کار سمجھو میں آئے اُس کے مطابق کام کیجیے، لیکن یہ یاد رکھیے کہ خلافت کے نظام کو قائم کرنے کے لیے جدوجہد کرنا ہم پر لازم ہے۔

یہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ ترکی میں جب خلافت ختم کی جا رہی تھی تو اُس کے بچاؤ کے لیے ہندوستان میں تحریک اٹھی۔ یہ بھی تاریخ کا ایک عجیب واقعہ ہے کہ خلافت کا مسئلہ اگرچہ پورے عالم اسلام کا تھا، ترکی کی خلافت صرف ہندوستان کے لیے تو نہیں تھی، لیکن اس پر صرف برصغیر پاک و ہند میں تحریک چلی، اور کہیں نہیں چلی۔ ۱۹۲۰ء کی تحریک خلافت میں ایک نظم اور خاص طور پر اس کے ایک شعر سے پورا ہندوستان گونج اٹھا تھا: ”بولي اماں محمد علی کی --- جان بیٹا خلافت پر دے دو“۔ اس پر تحریک خلافت نے اتنا زور پکڑا کہ گاندھی کو بھی اپنی قیادت و سیادت اور چودھراہبست بچانے کے لیے تحریک

# کیا نظر میں باطل میں اطاعت رسول ممکن ہے؟ (8)

ڈاکٹر اسرار احمد

(گزشتہ سے پیوستہ)

اللہ کے وعدوں پر یقین نہ کرنا بھی کفر ہے!

ہے، اور یہ کوئی یادہ گوئی نہیں ہے۔ یعنی یہ کسی شاعر کی تک

بندی یا کسی واعظ کا غیر یقینی قول نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کا کلام

ہے۔ اگر تم اللہ کے کلام اور اس وعدوں کی بھی ناقدری کرو

باہیں طور کر کمرہمت نہ کسو، جہد و کوشش کرنے کو تیار نہ ہو تو

پھر بتاؤ کہ اتنے پختہ وعدوں کے بعد اب کون سا وعدہ ہو گا

جس سے تمہارے اندر کوئی جذبہ انگڑائی لے گا اور تم

جدوجہد کے لیے کمر سو گے؟

یہاں اللہ تعالیٰ کے تین وعدے بیان ہوئے ہیں

اور تیسرا وعدے پر زاغور تو بکھیے: ﴿وَلَيَبْدِلَنَّهُمْ مِنْ مَّا

بَعْدِ حَوْفِهِمْ أَمْنًا ط﴾ کہ اللہ تعالیٰ خوف کی موجودہ

حالت کو لازمی طور پر امن سے بدل دے گا۔ آج کتنا

خوف ہم پر طاری ہے، اس کا اندازہ کرنا مشکل نہیں ہے۔

پاکستان اور بھارت کے مابین کنٹرول لائن کی ایک لکیر کھنچنی

ہوئی ہے اور اس لائن کے اُس پار ہزار ہا مسلمان عورتوں سے

کی عصمت دری ہو چکی ہے، کتنے مسلمان گویوں سے

اڑائے جا چکے ہیں، کیا کیا خلیم و ستم وہاں ہو رہا ہے اور کروڑ ہا

مسلمانوں کی پاکستانی قوم، جس کو بھی یہ سمجھا گیا تھا کہ جب

پاکستان بن جائے گا تو وہ ہندوستانی مسلمانوں کی محافظ

ہو گی، بھیگی بلی بی بیٹھی ہے۔ اندر دی ٹیبل اگر کوئی مدد ہو

رہی ہو تو یہ الگ بات ہے، ورنہ کھلمن کھلا کیا ہو رہا ہے اس پر

مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں

کہ اس سے زیادہ بے غیرتی اور بے حمیتی کوئی ممکن ہے؟

آپ دور بنو امیہ کو گالیاں دیتے ہیں، لیکن اس دور بنو امیہ

کی شان یہ تھی کہ چند مسلمان عورتوں کی چیزیں اسی علاقے

سے گئی تھیں اور محمد بن قاسم رضی اللہ عنہ جاز سے وہاں پہنچ گئے

تھے۔ جبکہ آج مسلمان آبادیوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا

ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ

ہے کہ ہم پر خوف طاری ہے، ہم میں لڑنے کی سکت نہیں، ہم

کوئی خطرہ (risk) مول نہیں لے سکتے اور آنکھوں میں

آنکھیں ڈال کر بات نہیں کر سکتے۔ اگر کچھ کر بھی رہے ہیں

آیت زیر مطالعہ میں کفر کے دو مفہوم ہیں۔ پہلا مفہوم قبل از یہ بیان کر دیا گیا ہے کہ جو لوگ مسلمان ہوتے ہوئے غیر اللہ کی حاکمیت پر مطمئن ہیں، جو مسلمان ہوتے ہوئے کتاب و سنت کے سوا کسی اور قانون کو تسلیم کر رہے ہیں اور اس سے آگے بڑھ کر جو اسے نافذ کر رہے ہیں، ان کو سورۃ المائدۃ کی آیات میں کافر، ظالم اور فاسق کہا گیا ہے۔

کفر کا دوسرا مفہوم وہ ہے جو شکر کے مقابلے میں آتا ہے، جیسے کہ قرآن حکیم میں ارشاد ہے: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَا زِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ﴾ (ابراهیم) ”اگر تم میری نعمتوں کا شکر (اور قدر دانی) کرو گے تو میں تمہیں لازماً مزید عطا کروں گا اور اگر کفر (کفر ان نعمت) کرو گے تو (پھر یاد رکھو) میرا عذاب بڑا سخت ہے۔“ اس پس منظر میں ﴿وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ...﴾ کا مفہوم یہ ہو گا کہ اللہ کے وعدوں پر اگر آپ کو یقین نہیں ہے تو آپ نے اللہ کے وعدے کی بہت بڑی ناقدری کی ہے اور یہ کفر ہے۔----- اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں سے متعلق خود فرماتا ہے: ﴿وَعْدَ اللَّهُ حَقٌّ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلَا﴾ (الناء) ”اللہ کا وعدہ سچا ہے، اور اللہ سے بڑھ کر بات کا سچا کون ہو سکتا ہے!“ اسی طرح سورۃ التوبہ میں فرمایا گیا: ﴿وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ﴾ (آیت: ۱۱۱) ”اور اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدے کا وفا کرنے والا کون ہے؟“ غور کیجیے کہ آیت زیر وعدے کا وفا کرنے والا کون ہے؟

غور کیجیے کہ آیت زیر مطالعہ میں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں سے یہ وعدہ کر رہا ہے کہ اگر تم ایمان اور عمل صالح کا تقاضا پورا کرو تو ہمارا وعدہ ہے کہ ہم تمہیں خلافت عطا کریں گے۔ اللہ کا یہ وعدہ اُن آنکھوں میں ہے، جیسے سورۃ الطارق میں فرمایا گیا: ﴿إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصُلٌ﴾ وَمَا هُوَ بِالْهَرَلِ (۶۷) ”یہ ایک فیصلہ کن کلام

مارشل لاء کا مطلب ہے: مغربی پاکستان کی حکومت مشرقی پاکستان پر اس لیے کہ فوجی تو سارے کے سارے وہیں کے ہیں۔ سندھ کے اندر بھی جو بہت سا فساد پیدا ہوا ہے، یہ مارشل لاء ہی کا نتیجہ ہے۔

لیکن اب ہم نے ”اسلامی جمہوریت“ کے لفظ کو بھی چھوڑ دیا ہے، اس لیے کہ جمہوریت کے لفظ کے اندر انسانی حاکیت کی نجاست گھلی ہوئی ہے اور کہیں نہ کہیں اس کے اندر حاکیت کا تصور خود بخود آ جاتا ہے۔ لہذا ہم نے اس کے لیے قرآن و عترت کی اصطلاح ”خلافت“ کو استعمال کیا ہے، جس کا آیت زیر مطالعہ میں تذکرہ آیا ہے۔ اس تحریک خلافت پر غور کیجیے اور اس کے ساتھ کام کرنے کا ارادہ کیجیے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو توفیق دے کہ ہم اس آیت: ﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ أَمْنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصِّلَاةَ لَيَسْتَغْلِفُنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ...﴾ کا مصدق بن کر اللہ کے وعدوں کے مستحق نہ ہوں۔ آمین یا رب العالمین!

اقول قولی هذا او استغفر الله لى ولکم ولسائر المسلمين والمسلمات ۵۰

ختم شد



## فرمان نہما

### فرشتہ سے

اٹھو مری دنیا کے غریبوں کو جگا دو  
کاخِ امرا کے در و دیوار ہلا دو  
گرماء غلاموں کا لہو سوزی یقین سے  
کنجنک فرمایہ کو شاہیں سے لڑا دو  
سلطانی جمہور کا آتا ہے زمانہ  
جو نقش کہن تم کو نظر آئے مٹا دو  
جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہیں روزی  
اس کھیت کے ہر خوشہ گندم کو جلا دو

علامہ اقبال

بکھیجے اور اس پر غور کیجئے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سرزی میں سے خلافت کے قیام کا آغاز فرمائے گا، اس لیے کہ یہ سرزی میں بہت عظیم چیزوں کی امین ہے۔ بالا کوٹ میں تحریک شہیدین کا خون اس میں جذب ہے۔

ہیں بالا کوٹ کی مٹی کے ذرے

ہمارے عزم کے خونی نشانات ہیں ہر ذرے کی پیشانی پر منقوش اس اعتبار سے سوچیے، غور کیجیے، کوشش کیجیے اور پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ اگر عزم و ارادہ کی توفیق دے تو ہمت کریں اور ہماری اس تحریک خلافت کے ساتھ مل کر کام کریں۔

میری اس تحریک کی جزا اور بنیاد قرآن حکیم کا پڑھنا

پڑھانا ہے، اس لیے کہ انقلابی عمل کا پہلا کام ہی ﴿يَتَلَوُا عَلَيْهِمْ أَيْتَهُ﴾ ہے، یعنی اللہ کی آیات پڑھ کر سنانا۔ اسی سے ایمان پیدا ہوگا اور اسی سے اپنے فرض کا احساس پیدا ہوگا۔ اس لیے کہ میری بات تو میری بات ہے، جبکہ قرآن کی بات تو اللہ کا کلام ہے۔ اس کی جوتا شیر ہو گی وہ کسی انسان کی بات کی تو نہیں ہو سکتی۔ قرآن کے درس کا اصل مقصد ہی یہی ہے کہ قرآن پڑھنا ہے تو اس پر عمل بھی کرنا ہے۔ اب قرآن پر عمل کرنا انفرادی بھی ہے اور اجتماعی بھی۔ انفرادی عمل میں خود تقویٰ اختیار کرنا، متقدی بننا، عبادات اور حلال و حرام پر کار بند ہونا وغیرہ شامل ہے، جبکہ اجتماعی عمل یہ ہے کہ اللہ کی حاکیت اور مسلمانوں کی خلافت کا نظام عملًا قائم ہو جائے۔

اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں!

جب سے میں نے اس تحریک کا آغاز کیا ہے تو بہت سے لوگ اس کا مذاق بھی اڑا رہے ہیں۔ جیسے اکبر الہ آبادی نے کہا تھا۔

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں! اس زمانے میں جمہوریت کا راگ الائپے والے کی واہ واہ ہے۔ ہم نے بھی مارشل لاء کے مقابلے میں جمہوریت کی تائید کی، اس لیے کہ اس ملک کے لیے مارشل لاء ہر قاتل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ملک کی فوج میں سندھ اور بلوچستان کی کوئی نمائندگی سرے سے ہے ہی نہیں۔ جیسے کہ پہلے ہمارے بنگالی بھائیوں کو شکایت ہو گئی تھی کہ

خلافت میں شمولیت اختیار کرنی پڑی۔ یہ بھی ایک معجزہ تھا، اس لیے کہ گاندھی کا تو خلافت سے کوئی تعلق تھا، ہی نہیں۔ آگے ہماری بقدری قسمتی کی داستان شروع ہو جاتی ہے کہ تحریک خلافت تو اگرچہ زور دشور سے جاری تھی، مگر ترکوں نے ”مدعی سنت“ گواہ چست“ کے مصدق خود ہی اسے ختم کر دیا۔

اب ہندوستان کے وہی مسلمان، جن کی ایک بہت بڑی تعداد آج پاکستان میں ہے، آج اپنے حقوق اور ملازمتوں کے لیے تحریکیں چلاتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے، میں اس کی نفعی نہیں کرتا۔ ہر انسان کو اپنا حق لینے کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ اس حوالے سے تو یہاں تک فرمایا گیا ہے کہ آپ کوئی سودا خریدیں تو جھگڑیں، تاکہ آپ کی نرمی کی وجہ سے کوئی آپ کو ناجائز نقصان نہ پہنچا دے یا ناجائز فائدہ نہ اٹھا لے۔ لیکن یہ کہ اصل فرض منصبی جس کے لیے پاکستان بنایا گیا تھا وہ منزل نہ آج سندھی کو یاد ہے نہ مہاجر پنجابی بلوجی اور پہنچان کو۔ جھگڑا ہے تو صرف اپنے دنیوی حقوق اور ملازمتوں کا۔ حالانکہ جس جذبے کے ساتھ ان معاملات میں آپ تحریکیں چلا رہے ہیں اگر اس کو اصل مشن کی طرف موڑ دیں تو کوئی انہوں بات نہیں کہ تحریک خلافت والا جذبہ کراچی سے ابھرے۔ لیکن یہ ہم سب کے لیے لمحہ فکر یہ ہے کہ جس مقصد کے لیے یہ ملک بناتھا اور لاکھوں جانیں دی گئی تھیں، اس کو حاصل کرنے کے لیے اس سرزی میں کوئی زرخیزی نہیں ہے، کوئی اس کے لیے اٹھنے والا نہیں ہے، کوئی اس تحریک کو زندہ کرنے والا نہیں ہے۔

اس سلسلے میں جو تحریک خلافت ہم نے شروع کی ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ شاید مسلمانوں کو بھولی ہوئی منزل یاد آ جائے اور ہو سکتا ہے کہ نوجوان اٹھ کھڑے ہوں۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں تو بھی اسرائیل جہاد کے لیے تیار نہیں ہوئے، لیکن چالیس برس کے بعد ان کے نوجوان اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جانشین حضرت یوسف بن نون کے ساتھ مل کر جہاد کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ سے فلسطین فتح کر دیا۔ کچھ پتا نہیں اللہ تعالیٰ اب بھی ایسا کر دے اور ہمارے نوجوان اس کام کے لیے کمرکس لیں۔ میری آپ سب سے گزارش ہے کہ یہاں جو چاروں قہقہے پہنچت بعنوان: ”پاکستان میں نظام خلافت: کیا، کیوں اور کیسے؟“، تقسیم کیا گیا ہے، آپ اسے حاصل

# پاکستان کی بقا اور سلامتی کے لئے شریعت حرمی صلی اللہ علیہ وسلم کا فنا فنا گزیر ہے۔ (شیعاع الدین شیخ)

مسلمان قوم اگر اپنے نظریہ سے منحرف ہو جائے تو وہ اللہ کی نصرت سے محروم ہو جاتی ہے۔ (پروفیسر ڈاکٹر محمد حماد لکھوی)

تاریخ انسانی میں بھلی مرتبہ اسلام نے فلاجی ریاست اور فوجی صاریحی مشاورت کا تصور دیا۔ (ڈاکٹر عہدہ لستی)

سانحہ سقوطِ ڈھاکہ درحقیقت نظریہ پاکستان سے انحراف کا نتیجہ تھا۔ (ایوب بیگ مرزا)



تنظيم اسلامی کے زیر اہتمام قرآن آذیشوریم لاہور میں منعقدہ سمینار بعنوان "پاکستان کی بقا اور اسکام کاراز: نظریہ پاکستان کی عملی تعبیر!" سے شیعاع الدین شیخ، ڈاکٹر عبد السمعیں اور ایوب بیگ مرزا خطاب کر رہے ہیں۔ سچی سکرٹری: کاشف عباسی۔

## رپورٹ سمینار "پاکستان کی بقا اور سلامتی کاراز: نظریہ پاکستان کی عملی تعبیر!"، زیر اہتمام تنظیم اسلامی پاکستان

پاکستان ایک قومی ریاست ہے، اس بات سے انکار نہیں کرنا چاہیے مگر اس کا قیام ایک نظریاتی ریاست کے طور پر ہوا جو کہ قومیت کی نفی کرتا تھا۔ مسلمانان ہند کی اکثریت کے نزدیک پاکستان کے نظریہ کی بنیاد اسلام تھا۔ قائد اعظم نے اسلامی روح والی جمہوریت کی تلقین کی تھی۔ لیکن پاکستان میں جو جمہوریت پروان چڑھی وہ اسلام سے دور تھی جس کی وجہ سے اسلامی نظریہ کی بجائے قومیت کو فروغ ملا اور اسی قومیت کی وجہ سے پاکستان دوخت ہوا۔ سانحہ مشرقی پاکستان میں فوج اور سیاسی قیادت سمیت سب کی غلطی تھی۔ ہمیں سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ کے دین میں ہماری نجات ہے مگر گزشتہ پونصی سے اسلام پر محض بیان بازی ہوتی رہی لیکن عملی طور پر اسلام کی طرف کوئی پیش رفت نہ کی گئی۔ مسلمان قوم اگر اپنے نظریہ سے منحرف ہو جائے تو وہ اللہ کی نصرت اور مدد سے محروم ہو جاتی ہے۔ اسلام ایک فطری دین ہے جس میں انسانیت کے تمام مسائل کا حل موجود ہے۔ لہذا ہماری پہلی ترجیح ملک میں دین اسلام کا نفاذ ہونی چاہیے۔

**ڈاکٹر عبد السمعیں** (سمینار رہنماء تنظیم اسلامی): تاریخ انسانی میں پہلی مرتبہ اسلام نے فلاجی ریاست اور فیصلہ سازی میں عوامی مشاورت کا تصور دیا۔ ہندوستان

بدستی سے قوم فراموش کر چکی ہے۔ اگر اسلامی سزا نہیں کرنا اور احکامات نافذ ہوں تو عوام کو ایک فلاجی اور پر امن ریاست مل سکتی ہے۔ آزادی ایک بڑی نعمت ہے لیکن ہم نے بھیثیت قوم اپنے نظریہ کو پس پشت ڈال کر اس نعمت کی انتہائی نادری اور نا شکری کی۔ ہم اس وقت عملی کذب کا

تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام "پاکستان کی بقا اور سلامتی کاراز: نظریہ پاکستان کی عملی تعبیر!"، کے عنوان سے ایک سمینار زیر صدارت امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ 16 دسمبر 2022ء کو قرآن آذیشوریم لاہور میں منعقد ہوا۔ سچی سکرٹری کے فرائض تنظیم اسلامی کے رفیق کاشف عباسی نے سرانجام دیئے۔ سمینار میں رفقاء و احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ پروگرام شب 7:30 بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ کی سعادت قاری تنویر نے حاصل کی۔ اس کے بعد محترم سہیل احمد نے نعمت رسول مقبول پیش کی۔ اس کے بعد سمینار سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے جن خیالات کا اظہار کیا ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

**شجاع الدین شیخ:** (امیر تنظیم اسلامی): سقوطِ ڈھاکہ کی ذمہ داری قوم کے ہر فرد پر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نظریہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو اگر اسے عملی تعبیر نہ دی جائے تو محض عسکری قوت سے جغرافیائی سرحدوں کا تحفظ ممکن نہیں ہوتا۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس تحریک کا حصہ بنیں۔

**پروفیسر ڈاکٹر محمد حماد لکھوی** (ڈین فیکٹری آف اسلامک اسٹڈیز پنجاب یونیورسٹی لاہور):

میں اگرچہ ایمانیات، عبادات اور رسومات کی اہمیت سے بھی انکار نہیں لیکن انفرادی اور اجتماعی سطح پر اخلاقیات، مساوات اور عدل و قسط بھی اسلام کے لازمی جزو ہیں جن کو

کے حوالے سے قائدِ اعظم کے ارادے بالکل عیاں تھے۔ پھر یہ مولانا شبیر احمد عثمانی نے اسمبلی میں جو تقریر کی وہ کارگر ثابت ہوئی اور اسمبلی نے قرارداد مقاصد منظور کر لیا۔ لیاقت علی خان کی شہادت کے بعد اسلام کے حوالے سے گاڑی کو ریورس گیئر لگ گیا اور جوں جوں وقت گزرتا گیا اسلام اور پاکستان میں فاصلے بڑھتے گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ نظریہ پاکستان سے انحراف اور عوامی رائے، عوامی مینڈیٹ اور عوامی فیصلے کو تسلیم نہ کرنا سقوطِ ڈھا کہ کا باعث بنا۔



میں بری طرح ناکام ہوئی کہ پرانا نظام جو ہمارے انگریز آفاؤں نے اپنی حکومت کا تسلط جمانے کے لیے ہم پر مسلط کیا ہوا تھا اُس سے دوری اختیار کرنے کے لیے جب تک ہم ایک انقلابی چھلانگ نہیں لگائیں گے اور جس نظریہ کی بنیاد پر ہم نے اس ملک کو حاصل کیا ہے اُس کی تعبیر سے اس ملک کی بنیادیں نہیں اٹھائیں گے تو ہم حقیقی آزادی حاصل نہیں کر سکیں گے۔ قائدِ اعظم نے علامہ محمد اسد کی سربراہی میں ڈیپارٹمنٹ آف اسلام کرنسٹیشن کا شعبہ قائم کر چکے تھے۔ یہ واحد شعبہ تھا جو قائدِ اعظم نے اپنی زندگی میں قائم کیا تھا اس سے پاکستان کے مستقبل باعث بنا۔

## امیر تنظیمِ اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(۱۴ دسمبر 2022ء)

جمعرات (08 دسمبر) کو مرکزی عاملہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (09 دسمبر) کو قرآن اکیڈمی ڈپنس کراچی کی مسجد میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔

ہفتہ، اتوار (10, 11 دسمبر) کی صبح 07:30 بجے حلقة کراچی شمالی کا دورہ شروع ہوا۔ 6 آئندہ علماء کرام سے ناشتے پر ملاقات کی۔ دو بزرگ رفقاء (جلیل صاحب اور ناصر صاحب) سے ان کے گھروں پر عیادت کے لیے جانا ہوا۔ بعد نماز ظہر نیو کراچی کی مسجد کے امام صاحب سے ملاقات کی۔ مقامی امیر سیف الرحمن کے ہاں ظہرانے میں شرکت کی۔ بعد نماز عصر تا عشاء کراچی شمالی کے ذمہ داران سے ملاقات کی۔ بعد نماز عشاء حلقة کے تمام رفقاء سے ملاقات کی، جس میں سوال و جواب اور بیعت مسنونہ کا اہتمام ہوا۔ اتوار کی صبح 11:00 بجے اور نگی ٹاؤن کے ایک عالم دین سے ان کی مسجد میں ملاقات طے تھی جو بوجہ موجود نہ تھے۔ پھر متبادل کے طور پر مقامی تنظیم کے ذمہ داران کی محنت سے وہاں کے ایک نوجوان عالم دین سے رابطہ کر کے ان سے ملاقات کا اہتمام کیا گیا۔ بعد نماز ظہر مسجد فاروق اعظم فیڈرل بی ایریا بلاک 7 میں ”امت مسلمہ: فضائل و مسائل“ کے موضوع پر درس دیا۔ عصر اور عشاء کے درمیان دفتر مقامی تنظیم نارتھ ناظم آباد / بفرزوں میں کچھ ڈاکٹر ز حضرات سے ملاقات کی۔ بعد نماز عشاء نیو کراچی کے ایک کھلے میدان میں ”استحکام پاکستان“ کے حوالے سے اجتماع عام سے خطاب کیا۔

پیر، منگل (12, 13 دسمبر) کو معمول کی مصروفیات رہیں۔ کچھ ریکارڈنگ بھی کروائی۔

بدھ (14 دسمبر) کی رات کولا ہو رہا پسی ہوئی۔

قام مقام نائب امیر سے تنظیمی امور کے بارے میں آن لائن رابطہ رہا۔

میں اسلام کا تعارف اولًاً محمد بن قاسم نے کروایا پھر وسطی ایشیا سے آنے والے مسلمان حکمرانوں اور صوفیاء کرام کے ذریعے ہندوستان میں کلمہ حق بلند ہو گیا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نے جب سامراجی نظام کی بنیاد رکھی تو ہندوستان میں مسلمانوں کی تنزلی کا آغاز ہوا۔ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت امت مسلمہ کے جسد سے روح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نکالنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن اس کے باوجود پاکستان کا ایک نظریاتی اسلامی ریاست کے طور پر قائم ہو جانا کسی مجزے سے کم نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ 1971ء میں مغربی پاکستان کی سیاسی اور فوجی قیادت نے مشرقی پاکستان کی مقبول ترین جماعت عوامی لیگ کے ساتھ نا انصافی کی۔ مذہبی قیادت نے بھی عوامی رجحان کو نظر انداز کر کے سیاسی قیادت سے دوری رکھی۔ یہ تمام وجہات سقوطِ مشرقی پاکستان کا باعث بنتیں۔

**ایوب بیگ مزا** (مرکزی ناظم نشر و اشاعت تنظیمِ اسلامی): پاکستان کی بنیاد اسلام پر رکھی گئی جبکہ سیکولر طبقات اس کے انکاری ہیں کہ پاکستان کے قیام میں اسلام کا کوئی عملِ دخل تھا بلکہ اس بات پر بند ہیں کہ صرف مسلمانوں کے سیاسی اور معاشی حقوق کے تحفظ کے لیے علیحدہ خطہ حاصل کیا گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ ہر دو صورت میں اسلام ہی پاکستان کے قیام کی بنیاد ہے کیونکہ مسلمانوں کو اپنے سیاسی اور معاشی حقوق کے غصب ہو جانے کا خوف بھی ہندوؤں سے تھا اور ہندو مذہبی بنیادوں پر مسلمانوں کے درپے تھے۔ تحریک پاکستان کے دوران لگائے گئے نعرے ”پاکستان کا مطلب کیا: لا الہ الا اللہ“ اور ”مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ“، اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ پاکستان کے قیام کی بنیاد اسلام ہی تھی۔ البتہ قیام پاکستان کے بعد ہم نے انگریزوں کا نظام جاری رکھا اور پاکستان کو ایک اسلامی فلاجی ریاست بنانے میں بری طرح ناکام رہے۔ اگرچہ آغاز میں مسائل کا انبار تھا، خاص طور پر مہاجرین کی آباد کاری ایک بہت بڑا مسئلہ تھا جو کسی قدر خوش اسلوبی سے طے پارتا تھا، پھر یہ کہ وقت کے حکمران کو اپنے پاؤں جانے تھے لیکن وقت کی انتظامیہ جسے اُس دور کی اشرافیہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا وہ اس حقیقت کو سمجھنے

# اشاریہ مضامین ہفت روزہ ندائے خلافت، 2022ء

وقار احمد

- ڈاکٹر اسرار احمد
- محمد محمود احمد
- سید محمد قطب
- ڈاکٹر اسرار احمد
- مولانا عبدالرؤف فاروقی
- ثاقب محمود
- سید جلال الدین عمری
- تنظيم اسلامی
- ڈاکٹر اسرار احمد
- ڈاکٹر اسرار احمد
- ڈاکٹر اسرار احمد
- مولانا مودودی
- ڈاکٹر اسرار احمد
- ندائے خلافت
- مولانا اخلاق حسین قاسمی
- ڈاکٹر اسرار احمد
- سید قطب شہید
- مولانا ابوالکلام آزاد
- سید قطب شہید
- علامہ شمس الحق افغانی
- سید قطب شہید
- حکیم سید محمود احمد
- عبداللہ نہد فلاحی
- محمد الغزالی
- سید ابوالحسن علی ندوی
- 26۔ قربانی کی اصل روح
- 27۔ عظیم ترین ذکر: قرآن حکیم
- 28۔ اللہ کی دائیٰ سنت اہل ایمان کی نصرت
- 29۔ خصوصی منصب، خصوصی تقاضے
- 30۔ محرم الحرام کا پیغام
- 31۔ کیا واقعی ہم آزاد ہیں؟
- 32۔ تحقیر و عیب چینی پر صبر
- 33۔ انسدادِ سودہم
- 34۔ ہم پر اللہ کا عذاب کیوں ہے؟
- 35۔ اقامتِ دین کی جدوجہد کا لازمہ
- 36۔ قرآن کی تکذیبِ عملی
- 37۔ قرآن مجید صحیفہ بدایت
- 38۔ مسلمانوں کے عروج و زوال کی حقیقت
- 39۔ پاساں مل گئے کبھی کو صنم خانے سے
- 40۔ رحمۃ للعلیمین سلسلۃ النعم کا نظام
- 41۔ بنی اکرام سلسلۃ النعم کا خصوصی اسوہ
- 42۔ قرآنی فضایں زندہ رہیے!
- 43۔ باجماعت نماز! جماعتی نظم کا کامل نمونہ
- 44۔ وسعتِ نظریہ
- 45۔ اسلامی قانون کی اکتسابی تجدید
- 46۔ دین حق کی فطری طاقت
- 47۔ دعوتِ دین کے ساتھ آپ کا رویہ
- 48۔ زندہ اور متاخر ایمان
- 49۔ انقلاب کے لیے کیسے لوگ درکار ہیں؟
- 50۔ اگر اب بھی نہ جاگے تو.....

## الہدیٰ اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اس سال "الہدیٰ" کے تحت بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے درس قرآن کے سلسلہ میں سورہ الفرقان کی آیت 50 سے سورہ الشراء کی آیت 152 تک ترجمہ و تشریح شائع ہوئی۔ "فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم" کے تحت مختلف موضوعات و عنوانات سے متعلق احادیث نبوی شائع کی گئیں۔

## اداریہ

حالات حاضرہ پر ادارے کی طرف سے تحریر کردہ اداریوں کی تفصیل۔  
[ادریے ندائے خلافت کے مدیر اور تنظیم اسلامی کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت جناب ایوب

سال 2022ء میں مجموعی طور پر ندائے خلافت کے 50 شمارے شائع ہوئے۔ اس سال عیدین کی وجہ سے کل 2 شماروں کا نامہ ہوا۔ ان شماروں میں مختلف عنوانات کے تحت جو مضامین، تحریریں اور تنظیم اسلامی کی دعویٰ و تربیتی سرگرمیوں کی روپریش شائع کی گئیں، ذیل میں ان کا مفصل اشاریہ پیش کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ اشاریہ کے ہر موضوع کی ابتداء میں موجود ہندسہ نمبر شمارہ نہیں، شمارہ نمبر ہے۔ (ادارہ)

## سرورق کے منتخب شہر پارے

- سرورق کے صفحہ اڈل پر مشاہیر کی تحریریوں سے اخذ کردہ منتخب شہر پاروں کی فہرست
- 01۔ اسلامی نظام کا نمونہ پیش کرنے کی ضرورت
- 02۔ داعیانِ دین اور قوتِ مدافعت
- 03۔ میں کلمہ طیبہ پر مبنی حکومت قائم کرنا چاہتا ہوں
- 04۔ نفس کے خلاف جہاد
- 05۔ دنیا کی محبت
- 06۔ سب سے بڑا سہارا
- 07۔ ترقی مکون
- 08۔ حیا کا اسلامی تصور
- 09۔ ہماری سب سے بڑی ضرورت
- 10۔ قرآن کی تکذیبِ حالی
- 11۔ باجماعت نماز: جماعتی نظم کا کامل نمونہ
- 12۔ مسلمان پاکستان! مہلت کہیں ختم نہ ہو جائے!
- 13۔ روزہ اور تقویٰ
- 14۔ روزہ: احساس بندگی کی تازگی کا ذریعہ
- 15۔ قوتِ ارادی کی تربیت
- 16۔ ماہ رمضان: ایک شعوری سفر
- 17۔ عید الفطر: روحانی رفتتوں پر شکریہ کا موقع
- 18۔ مروجہ نظاموں کا سرچشمہ: جاہلیت
- 19۔ تین فتنے
- 20۔ متارع غرور
- 21۔ اسلام: بندوں کی بندگی سے آزادی کا اعلان
- 22۔ سب سے بڑی کامیابی
- 23۔ تحفظ ناموں رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
- 24۔ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا
- 25۔ قربانی کی حکمت

بیگ مرزا نے تحریر کئے۔]

1. پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (10)
2. پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (11)
3. پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (12)
4. پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (13)
5. پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (14)
6. پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (15)
7. پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (16)
8. بت کہ ہند میں تکمیر برت کی گوئی
9. پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (17)
10. اگر من چاہتے ہو تو جنگ کے لیے تیار ہو
11. پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (18)
12. پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (19)
13. پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (20)
14. پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل (21)
15. ایسا کیوں ہوا۔۔۔۔۔؟
16. اداروں کی ناکامی؟
17. رمضان، قرآن اور پاکستان
18. سازش اور مذاخلت!
19. کیا امریکہ پینٹر اب دل رہا ہے؟
20. منافقت
21. مفاہمت، وگرنہ۔۔۔۔۔
22. سودا یک کالا کھوں کے لیے مرگِ مفاجات
23. وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرُكَ!
24. آئی ایم ایف ناخوش ہے!
25. پس پردوہ کون ہے؟
26. حَسِيرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ
27. سودی معيشت کے خاتمے میں علماء کا کردار
28. یہ ہمارے بڑے
29. کوئی روکے، خدار کوئی انہیں روکے
30. سال نو (1)
31. سال نو (2)
32. ملعون سلمان رشدی اپنے انجام کے قریب
33. تنظیم اسلامی کی انسداد سودہم
34. آہ کو چاہیے ایک عمر اثر ہونے تک
35. 7 ستمبر
36. ہوئے تم دوست جس کے دشمن اُس کا آسمان کیوں ہو
37. بے پردوہ کل جو آئیں نظر چند بیباں.....
38. بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر!
39. اکتوبر، نومبر!
40. کیا وہ ہی نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے؟

## منبر و محراب

”منبر و محراب“ ندائے خلافت کا مستقل سلسلہ ہے۔ 2022ء میں اس سلسلہ میں تمام خطبات امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے شائع ہوئے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

1. عمل صالح کا اعلیٰ وارفع انجام 2۔ پردوہ نشین عوت: جنت کی ملکہ
2. روز قیامت میں تین گروہ 3۔ سبقت لے جانے والے
3. عارضی مشقت: دامگی شاہانہ زندگی 6۔ جنت کے سچے طالب
4. متوفین کا انجام اور ہم 7۔ تخلیقِ انسان میں انسان کے لیے سبق
5. کیا ہمارا آخرت پر یقین ہے؟ 10۔ عقل مند کون؟
6. کائنات کی وسعت: وجود باری تعالیٰ کی دلیل۔
7. عمل کے لحاظ سے کافر کون؟ 13۔ تین گروہوں کا انجام
8. رمضان، روزہ اور قرآن 14۔ قرآن حکیم اور ہم
9. قیام اللیل کی ضرورت و اہمیت 17۔ قیام اللیل کے بعد مسلمان کیا کریں؟
10. رمضان کے بعد مسلمان کیا کریں؟ 19۔ تشیع باری تعالیٰ کے عملی تقاضے
11. تنظیم اسلامی اور سیاست 21۔ طاغوت کی غلامی سے نجات مگر کیسے؟
12. گتاخانِ رسول کا مستقل حل کیا ہے؟
13. اب ایمان سے ایمان کا تقاضا 25۔ بندوں کی نہیں اللہ کی حکیمت قائم کرو
14. افاق کے تقاضے 27۔ افاق کے تقاضے
15. جمعۃ المبارک: اہمیت، فضیلت اور اعمال 29۔ فرضیہ شہادت
16. فرع کی تجارت 32۔ تنظیم اسلامی کی انسداد سودہم
17. سودا کی حرمت اور سیلابی طوفان 34۔ مسائل کا واحد حل: پچھی اجتماعی توبہ
18. قیامت کے ہولناک مناظر اور ہمارا طرز عمل 36۔ اللہ کی رحمت خاص کے متعلق کون؟
19. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق کی بنیادیں
20. تین اوصاہ اور تین نواہی 42۔ بحرانوں سے نکلنے کا واحد راستہ: پچھی توبہ
21. مال سے متعلق پانچ قرآنی ہدایات 44۔ عہد اور امامت کی پاسداری
22. مسابقت کا اصل میدان: حصول مغفرت و جنت 47۔ خالق کا بندوں سے خوبصورت خطاب
23. امت مسلمہ کی فضیلت و فرائض 48۔ زینت دنیا اور باقیات صالحات
24. کیا وہ ہی نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے؟ 49۔ خالق کا بندوں سے خوبصورت خطاب

## زمانہ گواہ ہے

تنظیم اسلامی کا ایک ہفتہوار پروگرام ہے۔ جس میں معروف دانشور اور تجزیہ نگار

حالات حاضرہ کے موضوع پر اپنی آراء کا اظہار کرتے ہیں۔ اس پروگرام کے میزبان کے فرائض و سیم احمد، آصف حمید اور ڈاکٹر محمد حسیب اسلم نے سر انجام دیئے۔

37۔ پاکستان کے امریکہ اور چین سے تعلقات کی نئی سمت؟  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق، عبداللہ حمید گل

38۔ ٹرانسوینڈ رقانوں: اصل ایجنسڈ کیا ہے؟  
ڈاکٹر حافظ محمد زبیر، رضاۓ الحق، ڈاکٹر ظفر چودھری

39۔ آڈیویکس اور سیاسی جنگ  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق

40۔ ایران، افغانستان اور مغربی ایجنسڈ  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق، محمد عامر خاکوی

41۔ روس یوکرائن جنگ  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق، شجاع الدین شیخ

42۔ جو بائیوین کا پاکستان بخالف بیان  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق، ڈاکٹر فرید پراچہ

43۔ پاکستان کے معاشی اور سیاسی مسائل کا حل کیا ہے؟  
حسن صدیق، ہصطفیٰ کمال پاشا، رضاۓ الحق

## ڈاکٹر اسرار احمد کے مضامین کا سلسلہ

2022ء میں ندائے خلافت میں بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے مضامین کا سلسلہ شروع کیا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

8۔ اسلام میں شرم و حیا کی اہمیت

25۔ عظمتِ قرآن

29۔ موجودہ احیائی مسائی کا اجمانی جائزہ اور تنظیم اسلامی کا محل و مقام (1)

30۔ استحکام پاکستان

32۔ موجودہ احیائی مسائی کا اجمانی جائزہ اور تنظیم اسلامی کا محل و مقام (2)

33۔ اسلامی نظام معیشت کی برکات

35۔ دجالیت کے آفاقی اور زمینی مظاہر (1)

36۔ دجالیت کے آفاقی اور زمینی مظاہر (2)

37۔ دجالیت کے آفاقی اور زمینی مظاہر (3)

38۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ بھیثتِ منتظم

43۔ کیا نظام باطل میں اطاعت رسول ﷺ ممکن ہے؟ (1)

44۔ کیا نظام باطل میں اطاعت رسول ﷺ ممکن ہے؟ (2)

45۔ کیا نظام باطل میں اطاعت رسول ﷺ ممکن ہے؟ (3)

46۔ کیا نظام باطل میں اطاعت رسول ﷺ ممکن ہے؟ (4)

47۔ کیا نظام باطل میں اطاعت رسول ﷺ ممکن ہے؟ (5)

48۔ کیا نظام باطل میں اطاعت رسول ﷺ ممکن ہے؟ (6)

49۔ کیا نظام باطل میں اطاعت رسول ﷺ ممکن ہے؟ (7)

50۔ کیا نظام باطل میں اطاعت رسول ﷺ ممکن ہے؟ (8)

## سیرتِ صحابیات

ہفت روزہ ندائے خلافت کے ادارتی معاون فرید اللہ مروٹ کے قلم سے 2021ء سے جلیل القدر صحابیات کی تابناک سیرت کے روشن گوشوں سے آگاہ کرنے کے لیے "سیرتِ صحابیات" کے عنوان

1۔ اوآلیٰ سی کا اجلاس اور افغانستان کا مستقبل  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق

2۔ سعودی عرب میں تہذیبی تبدیلی  
آصف حمید، رضاۓ الحق

3۔ ہندوتوکی دہشت گردی اور پاک بھارت جنگ تیاریاں  
حسن صدیق، رضاۓ الحق، عبداللہ گل

4۔ ڈیورنڈ لائن تباہ اور اس کا حل  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق، عظمت شاقب متاز

5۔ سانحہ مری اور ہمارا قومی طرزِ عمل  
ڈاکٹر عماد لکھوی، آصف حمید

6۔ صدارتی نظام کی بازگشتش اور ملکی مسائل کا حل  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق، عرفان صدیق

7۔ دہشت گردی کی نئی لہر اور ملکی مسائل کا حل  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق

8۔ بھارت میں اسلاموفوبک دہشت گردی  
آصف حمید، حسن صدیق، احمد سہیل صدیقی

9۔ روس یوکرائن جنگ اور اس کے نتائج  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق

10۔ تحریک عدم اعتماد: توقعات اور امکانات  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق

11۔ بھارت کا پاکستان ہو سپر سانک میزائل حملہ اتفاق یا کچھ اور؟  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق

12۔ رمضان کے تقاضے اور ہم  
شجاع الدین شیخ

13۔ تحریک عدم اعتماد  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق

14۔ ڈاکٹر اسرار احمد یو ٹیوب چینیل کی بندش  
ڈاکٹر محمد عارف صدیقی، اور یا مقبول جان، ڈاکٹر حماد لکھوی، آصف حمید

15۔ رمضان المبارک میں مسجدِ قصیٰ پر صہیونی فورسز کی چڑھائی  
رضاء الحق، ڈاکٹر عارف صدیق

16۔ وفاتی شرعی عدالت کا ربا کے خاتمے کافیصلہ  
عاطف وحید، فرید احمد پراچہ، شجاع الدین شیخ

17۔ پاکستانی سیاست اور امریکہ کی سازش یادا خلت  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق

18۔ حقیقی آزادی مارچ اک ڈر اپ سین  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق

19۔ امریکہ پاکستان میں LGBTQ+ کا پشت پناہ کیوں؟  
رضاء الحق، ڈاکٹر حسیب اسلم، ڈاکٹر عبدالسیمیع

20۔ پاکستانی معیشت اور مہنگائی کا جن؟  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق

21۔ بھارت کا ناموس رسالت پر حملہ اور عالم اسلام کی بے حسی  
آصف حمید، ایوب بیگ مرزا، ڈاکٹر ارشد محسن

22۔ سیٹی بینک اور چارجی بینکوں کی وفاتی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف اپیل  
ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، حافظ عاطف وحید

23۔ حکومت اور کالعدم ٹیپی کے درمیان مذاکرات  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق

24۔ ضمنی انتخابات اور سیاسی بحران  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق

25۔ امریکی صدر کا دورہ مشرق و سلطی اور تہران میں سفر لیقی مذاکرات  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق

26۔ کیا پاکستان برائے فروخت ہے؟  
ایوب بیگ مرزا، رضاۓ الحق

27۔ سیلاب کی تباہ کاری اور متاثرین کی امداد  
ڈاکٹر مشاق مانگٹ، رضاۓ الحق، عامر سعید بھٹی

28۔ ہشت روزہ ندائے خلافت لاہور 27 نومبر 2022ء، 2 جمادی الآخری 1444ھ/ 27 دسمبر 2022ء

محمد نجیب قاسمی	18۔ ماه رمضان المبارک کے بعد	سے سلسلہ 2022ء میں بھی جاری رہا۔ 2022ء کے دوران 18 صحابیات کی سیرتوں کا تذکرہ ہوا۔
ڈاکٹر محمد سعد صدیقی	21۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تحمل مزاجی	اور مجموعی طور پر سیرت صحابیات کی 66 قسطیں شائع ہوئیں۔
راجیل گوہر	21۔ اپنی شناخت	
مولانا محمد یوسف خان	24۔ قرآن حکیم کا فلسفہ قربانی	1۔ حضرت اُم ورقہ (1)
ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی	24۔ حج کی اہمیت و فضیلت	حضرت اُم کلثوم بنت عقبہ
مولانا محمد الیاس گھسن	25۔ فلسفہ قربانی	3۔ حضرت عائشہ بنت عقبہ
مولانا نافع محمد اسماعیل	25۔ فریض حج اور ہماری کوتا ہیاں	6۔ حضرت اُم زید
پروفیسر محمد یونس جنջوہ	26۔ عمل مختصر، ثواب زیادہ	9۔ حضرت اُم شریک دویہ
مولانا نندیم احمد انصاری	28۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت	12۔ حضرت اُمیمہ
ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی	29۔ معیاری معاشرت کی بنیاد	20۔ سیدہ ہند بنت عمرو
مولانا فتح الدین	34۔ مصائب و مشکلات، اسباب و علاج	23۔ سیدہ اُم ایوب الانصاریہ
ڈاکٹر محمد واسع ظفر	36۔ عہدے امامت ہیں ان میں خیانت نہ کرو!	27۔ سیدہ فرییدہ بن مالک
ڈاکٹر نجیب قاسمی	39۔ اللہ کی عظیم کتاب میں ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم	32۔ ام الشہداء حضرت عفراء
ڈاکٹر نجیب قاسمی	40۔ وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والے	
محمد عبدالندوی	41۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، شرط ایمان	
سید حامد	42۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنة	
طیبہ ضیاء	44۔ افواہ پھیلانے والوں کی پکڑ شدید ہے!	
مولانا محمد مشال خان	47۔ اسلام میں مساوات کی اہمیت	
مولانا محمد سلامان عثمانی	49۔ ظلم سے باز رہیے، مظلوم کا ساتھ دیجئے!	
ندیم الرشید	50۔ حیا اور پاک دائمی	

## تنظيم و تحریک

نیعیم اختر عدنان	6۔ یوم پچھتی کشمیر	
حضرت مولانا محب اللہ قاسمی	8۔ بیمار معاشرہ اور اسلامی تعلیمات	
ابوکلیم بنی محسن	11۔ طالبان کی اسلامی حکومت اور عالم اسلام	
نیعیم اختر عدنان	11۔ عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت انقلابی شخصیت	
وسیم احمد باجوہ	17۔ اسلاموفوبیا کا ایک اور شاخصہ	
عاطف محمود	17۔ دینی علم کی اہمیت، فضیلت اور ضرورت	
عبدالرؤف	23۔ پُتلی تماشا یا انقلاب	
راجیل گوہر	26۔ اسلام کا فلسفہ اخلاق	
ابو محمد	28۔ قوتِ مذہب سے سخکم ہے جمعیت تیری!	
غلام بنی بٹ	28۔ میری زندگی کا مقصد تیری دین کی سرفرازی	
محمد عاصم	30۔ نسل نو کی تربیت، دور حاضر کا جیلنج	
حافظ عاکف سعید	31۔ خود احتسابی: زندگی قوموں کا شعار	
تنظيم اسلامی	34۔ رفقائے تنظیم، سوشل میڈیا اور احتیاطیں	
ابوعبداللہ	39۔ تفہیم قرآن تحریک میں پوشیدہ ہے	
تنظيم اسلامی	40۔ زبان کی حفاظت	
ناصر الدین البانی	42۔ اصلاح امت کا فریضہ	
پروفیسر جمیل احمد کھنڑا	44۔ تحریک پاکستان کا ایک ناقابل فراموش باب	

حضرت رُبیع بنت معوذ	2۔ حضرت اُم ورقہ (1)
حضرت خولہ بنت ازور	5۔ حضرت اُم کلثوم بنت عقبہ
حضرت اُم زید	7۔ حضرت اُم ورقہ (2)
حضرت ذرہ بن ابوالہب	11۔ حضرت حمزة بنت جحش
حضرت اُم شریک دویہ	14۔ سیدہ اُم کبہ الانصاریہ
حضرت اُمیمہ	22۔ سیدہ اُم ایوب الانصاریہ
سیدہ ہند بنت عمرو	26۔ حضرت اُم الحیر بنت خزر
سیدہ اُم ایوب الانصاریہ	30۔ حضرت رُبیع بنت نصر
سیدہ فرییدہ بن مالک	36۔ حضرت بُرَزَة بنت مسعود ثقہی
ام الشہداء حضرت عفراء	

## حالات حاضرہ

اوآئی سی اور امارت اسلامی افغانستان	1۔ رفیق چودھری
امارت اسلامیہ افغانستان کو تسلیم کرو!	1۔ ڈاکٹر ضمیر اختر خان
8 مارچ کا عورت مارچ اور خواتین کے حقوق	10۔ سید علی شاہ حقانی
19 سال بعد جنگ بندی	19۔ ڈاکٹر ضمیر اختر خان
بھارت میں توہین رسالت کی ناپاک جسارت	20۔ نعیم اختر عدنان
گھناسر پاڈ بارکی چھارہ ہی ہے	24۔ اور یا مقبول جان
شہر زیدی کی بے تکلی منطق	25۔ ڈاکٹر اشرف علی
پاکستان میں حالیہ سیلابی صورت حال	34۔ حبیب الرحمن
عذاب الہی کی مختلف شکلیں اور ہمارا طریقہ عمل	39۔ عبد الرؤف
ٹرانس جینڈرائیکٹ کے تحت تعلیمی اداروں میں داخلے	43۔ محمد عاصم حفیظ
پوسٹ کا لوٹیل ازم اور طبقاتی نظام	45۔ رفیق چودھری
خواجہ سرا سے ٹرانس جینڈرائیکٹ اور جوائے لینڈنگ	45۔ اور یا مقبول جان

## دین و داش

دوسروں کے ساتھ زمی، حسن اخلاق، سلام میں سبقت	3۔ ڈاکٹر نجیب قاسمی
غصہ پی جانے کی عظمت اور غصہ کے نقصانات	7۔ پروفیسر محمد یونس جنջوہ
خواتین کے حقوق اور مغرب	8۔ مولا نا سید علی شاہ حقانی
بدترین انسان کی پہچان	9۔ محب اللہ قاسمی
نگاہ کی حفاظت کیجیے!	12۔ مولا نا فضل الرحمن اشرفی
رمضان المبارک کا استقبال اور ہماری ذمہ داری	13۔ مفتی صادق حسین قاسمی
روزہ کے احکام	13۔ فرید اللہ مردود
رمضان المبارک کیسے گزاریں؟	14۔ مفتی محمد تقی عثمانی
تقویٰ کی اہمیت و فضیلت	15۔ مولا نا ناندیم عالم
رمضان المبارک کا دوسرا عشرہ	15۔ ڈاکٹر مفتی محمد مشتاق
اعتكاف کی اہمیت اور احکام	16۔ مولا نا عطاء الرحمن
صدقۃ الفطر اور اس کے احکام	16۔ مفتی محمد احسان
ماہ رمضان المبارک سے ملنے والے سبق	18۔ عادل سہیل
عبدویت کا مقام	18۔ پروفیسر محمد یونس جنջوہ

شجاع الدین شیخ	سود کی حرمت: خبائیں اور اشکالات	23	مولانا ناندیم الرشید	اللہ تعالیٰ کو فراموش کرنے کا تہذیب پر اثر
ڈاکٹر ضمیر اختر خان	سودی میجیت کا مخالفٹ سیٹ بینک آف پاکستان	27	ممتاز ہاشمی	امن و سلامتی: دین اسلام میں پہنچاں
سید قطب شہید	سودا اور اسلام ایک معاشرے میں جمع نہیں ہو سکتے!	33		
مولانا نجیب قاسمی	سودا ناسان کو ہلاک کرنے والا گناہ	33		
نداء خلافت	حرمت سود	33		
عبد الرؤوف	سود خوری کا انجام	33		
ڈاکٹر ضمیر اختر خان	انسداد سود کے خواہ سے تنظیم اسلامی کی کوششیں	33	1۔ رقم کرتے رہیں گے!	دگر گوں ہے جہاں
عطاط محمد جنوبی	سودی نظام کا خاتمہ دینی جماعتوں کی اولین ترجیح	34	2۔ خالی ہے نیام	کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق
مفتی شیخ نعماں	سود کالین دین: عقل کی نظر میں	37	3۔ کاروانِ گم کردہ منزل	فریادِ فغان ڈوب گئی!
مرتضیٰ احمد اعوان	امیر تنظیم اسلامی کا حرمت سود سیمینار سے خطاب	47	5۔ آغوشِ صدف جس کے نصیبوں میں نہیں ہے	جرأت کردار

## انٹرو یو

آصف حمید	امیر سے ملاقات (پہلی قسط)	10		
آصف حمید	امیر سے ملاقات (دوسری قسط)	14		
آصف حمید	امیر سے ملاقات (تیسرا قسط)	16		
آصف حمید	امیر سے ملاقات (چوتھی قسط)	21		
آصف حمید	امیر سے ملاقات (پانچویں قسط)	26		
آصف حمید	امیر سے ملاقات (چھٹی قسط)	31		
آصف حمید	امیر سے ملاقات (ساتویں قسط)	37		
آصف حمید	امیر سے ملاقات (آٹھویں قسط)	41		
آصف حمید	امیر سے ملاقات (نویں قسط)	46		

## رواداں خصوصی رپورٹ

مرتضیٰ احمد اعوان	انجمن خدام القرآن کا سالانہ اجلاس 2021ء	2		
نعمیم اختر عدنان	تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع 2021ء کے تاثرات	5		
ضمیر اختر خان	امیر محترم کا دورہ حلقة اسلام آباد	6		
نعمیم اختر عدنان	تربيت گاہ برائے مدرسین	12		
وسیم احمد	امیر کارجou القرآن کی اختتامی تقریب سے خطاب	14		
رفیق چودھری	سیمینار: وفاقی شرعی عدالت کا سود کے خلاف فیصلہ	25		
مرتضیٰ احمد اعوان	رجوع القرآن کورس پارٹ 1، 11 کی اختتامی تقریب	28		
نعمیم اختر عدنان	امیر تنظیم کی لاہور میں سرگرمیوں کی رواداد	35		
نشر و اشاعت حلقة سرگودھا	امیر تنظیم کا سالانہ دورہ حلقة سرگودھا	35		
مرتضیٰ احمد اعوان	تنظیم اسلامی انسداد سودہم	37		
ڈاکٹر حسیب اسلم	تشدد، مسلح تصادم اور قدرتی آفات میں صحافت	40		
ڈاکٹر ضمیر اختر خان	حلقة اسلام آباد کے زیر اہتمام انسداد سودہم اور سیمینار	41		
سیمینار: ٹرانسجینڈر قانون، اسلام کے معاشرتی نظام پر حملہ وقار احمد	سیمینار: ٹرانسجینڈر قانون، اسلام کے معاشرتی نظام پر حملہ وقار احمد	42		
ریاض اسماعیل	بارش کا پہلا قطرہ!	43		
نعمیم اختر عدنان	تنظیم اسلامی کا سالانہ علاقائی اجتماع	46		
ڈاکٹر اشرف علی، اقبال حسین	اسلام آباد میں تنظیم اسلامی کا دورہ وزہ سالانہ اجتماع	47		
وقار احمد	پاکستان کی بقا اور سلامتی کاراز	50		

## کارتریاقي

کارتریاقي عامرہ احسان صاحبہ کے کالم کا مستقل عنوان ہے۔ اس عنوان کے تحت مختلف موضوعات پر اُن کے درج ذیل کالم شائع کئے گئے۔	
1۔ دگر گوں ہے جہاں	2۔ رقم کرتے رہیں گے!
2۔ کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق	3۔ خالی ہے نیام
3۔ فریادِ فغان ڈوب گئی!	5۔ کاروانِ گم کردہ منزل
4۔ جرأت کردار	7۔ آغوشِ صدف جس کے نصیبوں میں نہیں ہے
5۔ جو تو افرض ہے	9۔ اگر خون کے چھینٹے دیکھیں
6۔ ظلمت رات کی	10۔ کراپنی رات کو داغ جگر سے نورانی
7۔ خامدِ انگشت بندداں ہے!	11۔ نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن
8۔ نہ کہیں لذت کردار نہ افکارِ عین	15۔ حکمراں ہے اک وہی باقی بتان آزری!
9۔ مرگِ خاموشی	18۔ آوازِ اونچی مت کروا!
10۔ غمِ سودوز یاں	22۔ فلکِ گستاخ
11۔ سرابِ یاس کی آمد نہیں ہوتی!	24۔ ہم سے کر در گزرا!
12۔ کوئی چارہ ساز ہوتا	30۔ عشق تمام مصطفیٰ سلسلہ تسلیم
13۔ غمِ جاں بیاں نہ ہو پائے	32۔ یہ جومستی ہے تجھے ہستی کی!
14۔ چراغِ غرددہ بجا نو ر آفتاب کجا!	34۔ گونج گرج
15۔ کوئی پر ساں نہیں غموم کا	37۔ منے فرنگ سے لبریز ہے سبو تیرا
16۔ تازہ ہوا کا جھونکا (1)	42۔ تازہ ہوا کا جھونکا (2)
17۔ تازہ ہوا کا جھونکا (2)	44۔ تو غیر کا غلام ہوا
18۔ مفتی محمد فیض عثمانی کی رحلت	49۔

## یادِ رفتگاں

2۔ رشید احمد نیب	ناکامی، حادثہ اور کامیابی
18۔ افسانہ نوید	تذکرہ ڈاکٹر اسرار احمد کا
31۔ شوکت حسین النصاری	ناصر علی انیس خان بھی چلے گئے
46۔ فرید اللہ مرودت	مفہومہ عثمانی کی رحلت

## گوشہ خواتین

8۔ حیا سر اسرار خیر ہے	ڈاکٹر میمونہ حمزہ
17۔ ادھوراچ! (1)	میمونہ نعماں
18۔ ادھوراچ! (2)	میمونہ نعماں
38۔ خوبصورت عمل	قرۃ العین خان
46۔ ناظمہ عالیہ کا ناصحانہ پیغام	

## اقراء بتوں

9۔ حیا ہم پر امیر تنظیم اسلامی کا خصوصی پیغام	حافظ عاکف سعید
22۔ اللہ اور اس کے رسول و مسنونہ تسلیم سے جنگ	

## مہمات

# مطالعہ کلام اقبال

مطالعہ کلام اقبال کے عنوان سے علامہ اقبال کے فارسی کلام کے چند حصوں کی تشریح کا سلسلہ 2022ء میں بھی جاری رہا۔ جس کے تحت (قطع 216 سے تک 222) اقبال کے مجموعہ "کلیات فارسی" میں شائع ہوئے۔ (انجینئر مختار فاروقی" کی وفات کے بعد یہ سلسلہ منقطع ہو گیا۔)

## خبرپختونخوا

شفعی محمد لاکھو	حمرت سود کے حوالے سے مظاہرہ	حیدر آباد	27
رفیق تنظیم	امیر تنظیم کا دورہ	حیدر آباد	36
رفیق تنظیم	تبادل سالانہ اجتماع	یاسین آباد	47
رفیق تنظیم	قرآن اکیڈمی ڈنپس	تبادل سالانہ اجتماع	48

## تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

### پنجاب

شمارہ	حلقة	پروگرام
4	سماہی اجتماع	سرگودھا
4	ترویجی نشست و فہم دین پر پروگرام	ترویج شریف
19	استقبال رمضان پروگرام	لاہور غربی
19	استقبال رمضان پروگرام	گوجرانوالہ
19	استقبال رمضان پروگرام	منظفرگڑھ
19	استقبال رمضان پروگرام	سرگودھا
24	دعوتی و تنظیمی مصروفیات	گوجرانوالہ
24	خلاصہ مضامین قرآن	ساجیوال
27	حرمت سود کانفرنس	فیصل آباد
27	اندراوسور لیلی	سرگودھا
27	ایک روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام	ملتان
32	شب بیداری پروگرام	فیصل آباد شامی
36	امیر تنظیم کا دورہ	جنوبی پنجاب
38	امیر تنظیم کا دورہ	گوجرانوالہ
38	اندراوسور ہم	شمالی پنجاب
41	فہم دین پروگرام	فیصل آباد
41	سماہی تربیتی اجتماع	بہاولنگر
43	امیر تنظیم کا سالانہ دورہ	ساجیوال
43	امیر تنظیم کا دورہ	پوٹھوہار
47	سروزہ اجتماع	شمالی پنجاب

### سنڌ

شمارہ	حلقة	پروگرام
12	سماہی تربیتی اجتماع	کراچی جنوبی
12	سماہی تربیتی اجتماع	کراچی شامی
18	حیا ہم	کراچی جنوبی
18	تریبیتی پروگرام	کراچی جنوبی
19	استقبال رمضان اجتماع	کراچی وسطیٰ
19	استقبال رمضان پروگرام	حیدر آباد
19	استقبال رمضان پروگرام	کراچی شامی
19	استقبال رمضان پروگرام	کراچی جنوبی
19	رمضان المبارک پروگرام	کراچی جنوبی
20	رمضان المبارک پروگرام	کراچی جنوبی
27	حرمت سود کے حوالے سے مظاہرہ	کراچی

## رفقاء متوجہ ہوں

”مسجد جامع القرآن، میں روڈ سیٹل اسٹ ٹاؤن، سرگودھا  
(حلقہ سرگودھا)“ میں

14 جنوری 2023ء (بروز اتوار نماز عصر تا بروز ہفتہ نماز ظہر)

## بین المذاہبی کوہاں

کا انعقاد ہو رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ رفقاء پروگرام میں شریک ہوں۔

لور

15 جنوری 2023ء (بروز جمعۃ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

## امراء، نقباء و معاونین روحی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوع پر بآہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

اسلام کا انقلابی منشور (معاشی سطح پر) ☆

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

**موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لاٹیں**

برائے رابطہ: 0300-9603577، 0300-9603045

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: (042)35473375-78

## اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلّٰهٗ مُؤْمِنِي دعائے مغفرت

☆ حلقہ کراچی جنوبی، سوسائٹی تنظیم کے نقیب اسرہ محترم ڈاکٹر جاوید ظفر کی والدہ وفات پا گئیں۔ برائے تعزیت: 0345-2267401

☆ حلقہ بہاول نگر، ڈونگہ بونگہ کے منفرد مبتدی رفیق محمد شہزاد بھٹی کے والد وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0308-6499795

☆ حلقہ ملاکنڈ، منفرد اسرہ میتگورہ کے ملتزم رفیق عمران ایڈوکیٹ کے تایا وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0333-9486656

☆ حلقہ بہاول نگر، اسرہ فقیر والی کے ملتزم رفیق بشیر احمد گل کی اہلیہ وفات پا گئیں۔ برائے تعزیت: 0302-7377198

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جیل کی توفیق دے۔  
قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَ ارْحَمْهُمْ وَ ادْخِلْهُمْ  
فِي رَحْمَتِكَ وَ حَاسِبْهُمْ حَسَانًا يَسِيرًا

- |   |                             |
|---|-----------------------------|
| 17 Importance and tips for the last 10 Nights of Ramadan  | Team Nida-e-Khilafat        |
| 19 Indian regime,media froth with anger over Ilhan Omar's visits to Azad Kashmir                  | Muslims-keptic              |
| 20 Collective punishment must be called out in Occupied Palestine and in India                    | Iqbal Jassarat              |
| 21 The biggest company in the World and its social engineering agenda                             | Team Nida-e-Khilafat        |
| 22 Riba:An instrument for the relegation of wealth (Part-I)                                       | Abu 'Isa                    |
| 23 A war with Allah(SWT) and his Prophet(SAAW)!?  | Team Nida-e-Khilafat        |
| 24 Luqman the wise counsels his son with 10 pieces of advice                                      | Aisha Stacey                |
| 25 Will the calls for end to anti-Muslim violence in India be enough?                             | Hafiz Mohammad Haroon Abbas |
| 26 About prohibition of Riba  | Team Nida-e-Khilafat        |
| 27 A brief history of struggle against Riba in Pakistan   | Team Nida-e-Khilafat        |
| 28 Biden's Middle East visits, and Isreal's war-Monering  | Team Nida-e-Khilafat        |
| 29 The curse of Riba  | Team Nida-e-Khilafat        |
| 30 How the West Lost the 'Global battle of narratives'  | Dr.Ramzy Baroud             |
| 31 Revitalization of faith:The necessary precondition of an Islamic renaissance                   | Dr Israr Ahmad(RAA)         |
| 32 The collective aim the Muslim Ummah  | Dr Israr Ahmad(RAA)         |
| 33 Riba:An instrument for the relegation of wealth (Part-II)                                      | Abu 'Isa                    |
| 34 The ultimate Utopia  | Khadija Andleeb             |
| 35 Helicopter rides,photo-ops and concert-styled rallies amidst worst flood disaster in Pakistan! | Team Nida-e-Khilafat        |
| 36 How the Western leaders terrorized Muslim World using fake 'Clash of civilization'             | Mahboob A.Khawaja           |
| 38 The 9/11 Fallout: US-Imposed destruction of Afghanistan  | Kevin Barrett               |
| 39 Nuclear brinkmanship or absolute madness?  | Waseem Shehzad              |
| 40 Twenty-one years ago:US invasion of Afghanistan  | Global Research             |
| 41 Imperial disgrace:The knighthood of "Sir" Tony Blair   | Ahmad Habib Khan            |
| 42 Seminar Press Release  | Ayub Baig Mirza             |
| 43 Postmodern feminism is female Narcissism   | Umm Khalid                  |
| 44 Isrealis vote a terrorist and a crook back into power!   | Ayman Ahmed                 |
| 45 Human rights:A tool for governing Muslims  | Abu Zakariya                |
| 47 Sleepwalking into Default  | Shahab Jafry                |
| 48 Changing Patterns of Warfare   | Zafer Bangash               |
| 49 Double standards and Deliberate ambiguity  | Raza ul Haq                 |

Weekly

**Nida-e-Khilafat**

Lahore

# ACEFYL

SUGAR FREE  
COUGH  
SYRUP

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین  
کھانسی کا شربت  
شوگرفری

میں بھی دستیاب ہے

بر قسم کی کھانسی میں  
یکساں مفید

